تقاریر خلافت

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	خلافت علی منھاج النبوۃ	1			
2	خلیفہ خدا بناتا ہے	3			
3	برکاتِ خلافت	6			
4	اطاعتِ خلافت	9			
5	منصبِ خلافت	13			
6	برکاتِ خلافت	17			
7	برکاتِ خلافت	21			
8	خلافت احمدیہ	24			
9	برکاتِ خلافت	27			
10	خلیفہ خدا بناتا ہے	31			
11	خلیفہ وقت اور جماعت، ایک وجود	35			
12	برکاتِ خلافت	40			
13	خلافت احمدیہ	43			
14	خلافت احمدیہ	47			
15	خلافت احمدیہ	51			
16	خلافت حقہ اسلامیہ	130			
17	27 مئی کا تاریخی دن	133			
18	خلافت احمدیہ	137			
19	خلیفہ خدا بناتا ہے	141			
20	برکات خلافت	144			
21	خلافت کی اہمیت و برکات 1	147			
22	خلافت کی اہمیت و برکات 2	150			
23	خلافت احمدیہ	153			

جماعتی عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

"آج ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدو جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ آمِین ،اَللّٰھُمَّ آمِین ،اَللّٰھُمَّ آمِین ،"

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ...... ○ (النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّة قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دِل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظُلم و سِتَم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے''۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مشکوۃ کتاب الرقاق باب الانذار والتحذیر الفصل الثالث)

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: ''سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔...... لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔...... سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔...... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مُجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے''۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-307)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نوّر اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں: ''چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں، عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قُویٰ قَوی ہیں کس میں قوت اِنسانیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے''۔ (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 255)

نیز فرمایا: ''مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رِدَاء کو مجھ سے چھین لے''۔ (الفرقان، خلافت نمبر۔مئی جون 1967ء صفحہ 28)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نَوَّرَ اللّٰہُ مُرْقَدَہٗ فرماتے ہیں: ''خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانے میں چھ سال مُتَوَاتِر اس مسئلے پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے، نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خُلَفَاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں'' (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 11)

27 مئی یوم خلافت ہے۔ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں: ''خلافت کی برکات یاد رکھیں........ اگر سال میں ایک دفعہ خلافت ڈے منا لیا جایا کرے تو ہر سال چھوٹی عمر کے بچوں کو پرانے واقعات یاد ہو جایا کریں گے۔ پھر تم یہ جلسے قیامت تک کرتے چلے جاؤ تا جماعت میں خلافت کا ادب اور اس کی اہمیت قائم رہے۔ (روزنامہ الفضل یکم مئی 1957ء صفحہ 4-5)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور اِنْشَاءَ اللّٰہ نوازتا رہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے اَحکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اپنی عَاقِبَت خراب نہ کر لے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے.... اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین'' (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 354)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ○ (النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں **خَلِیْفَہ** بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو **خَلِیْفَہ** بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور **تَمکَنَتْ** عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں **اَمْن** کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **مَا مِنْ نُبُوَّةٍ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ**۔ (کنزالعمال صفحہ 109/6)

دنیا میں کوئی بھی نبوت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد خدا تعالیٰ نے **خِلافت** کا سلسلہ قائم نہ کیا ہو۔

حَضرَتْ اَقْدَسْ مَسِیح مَوْعُود وَ مَہْدِی مَعْہُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فرماتے ہیں: صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا **مَشَائِخ** وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ مٹاتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کا **اَزْ سَرِنَو** اس خلیفہ کے ذریعہ **اِصْلَاحْ وَ اِسْتِحْکَام** ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی **بھید** تھا۔ کہ آپ کو خوب **علم** تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائیگا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے۔ (الحکم 4 اپریل 1908 بحوالہ الفضل قادیان دارالامان 8 مئی 1940)

حَضرَت خَلِیْفَۃُ الْمَسِیحِ الاوّل رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: میں خدا کی **قَسَم** کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا جس طرح ابوبکر و عمرؓ کو خلیفہ بنایا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ (بدر جنوری 1913 بحوالہ 24 ہجرت 1405)

حَضرَت خَلِیْفَۃُ الْمَسِیحِ الثَّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں: اس خدا کی **قَسَم** کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کے ہاتھ میں جزا اور سزا ہے اور **ذِلّت** اور عزت ہے کہ میں اس کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں۔

(مکتوب 21 اکتوبر 1937 بحوالہ الفضل مورخہ 24 ہجرت 1405)

فرمایا: میں نے کسی آدمی کو کبھی نہیں کہا کہ مجھے خلیفہ بنانے کی کوشش کرو اور نہ ہی کبھی خدا تعالیٰ کو میں نے یہ کہا ہے کہ مجھے خلیفہ بنائیو! پس خدا تعالیٰ نے مجھے اس کام کیلئے خود اپنے **فضل** سے چُن لیا ہے۔ تو میں کس طرح اسے ناپسند کرتا؟

کیا اگر تمہارا کوئی دوست تمہیں کوئی نعمت دے۔ اور تم اس کو لے کے نالی میں پھینک دو تو تمہارا دوست خوش ہوگا ؟ اور تمہاری یہ حرکت دُرُست ہوگی؟ ہر گز نہیں تو اگر خدا تعالیٰ نعمت دے تو کون ہے جو اس کو ہٹا سکے۔ جب دنیا کے دوستوں کی نعمتوں کو کوئی رد نہیں کرتا بلکہ بڑی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت کو کس طرح رَدّ کروں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو رد کرنے والوں کے بڑے خطرناک انجام ہوتے ہیں۔ (برکات خلافت صفحہ 20، 21)

نیز فرمایا: ہمیشہ خدا تعالیٰ خُلَفَاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خُلَفَاء مقرر کرے گا۔ (درس القرآن صفحہ 72 مطبوعہ نومبر 1921)

میں اس خلافت کو جو کسی انسان کی طرف سے ہو لعنت سمجھتا ہوں۔ نہ مجھے اس کی پرواہ ہے کہ مجھے کوئی **خَلِیْفَةُ الْمَسِیْح** کہے۔ میں تو اُس خلافت کا قائل ہوں جو خدا کی طرف سے ملے۔ بندوں کی دِی ہوئی خلافت میرے نزدیک ایک ذرہ کے بھی برابر قدر نہیں رکھتی۔ (خطبات محمود جلد 5 صفحہ 501)

حَضرَتْ مُصلِحْ مَوْعُوْد نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ فرماتے ہیں: میری وفات خدا تعالیٰ کے **مَنْشَاء** کے مطابق اُس دن ہوگی جس دن میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو ختم کرلوں گا۔... اور وہ شخص بالکل **عَدَمِ عِلْم** اور جہالت کا شکار ہے جو ڈرتا ہے کہ میرے مرنے سے کیا ہوگا ؟ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ تمہارے لئے **قُدْرَتِ ثَانِیَه** بھیج دیگا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس **قُدْرَتِ ثَانِیَه** ہی نہیں اس کے پاس **قُدْرَتِ ثَالِثَه** بھی ہے اور اس کے پاس **قُدْرَتِ رَابِعَه** بھی ہے۔ **قُدْرَتِ اُولیٰ** کے بعد **قُدْرَتِ ثَانِیَه** ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا اس وقت تک **قُدْرَتِ ثَانِیَه** کے بعد **قُدْرَتِ ثَالِثَه** آئیگی اور **قُدْرَتِ ثَالِثَه** کے بعد **قُدْرَتِ رَابِعَه** آئے گی اور **قُدْرَتِ رَابِعَه** کے بعد **قُدْرَتِ خَامِسَه** آئے گی اور **قُدْرَتِ خَامِسَه** کے بعد **قُدْرَتِ سَادِسَه** آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔ (الفضل 22 ستمبر 1950 صفحہ 6، 7)

حَضرَت خَلِیْفَةُالْمَسِیْحِ الثَّالِثْ رَحِمَهُ اللّٰهُ نے خلیفہ بننے کے بعد اگلے روز **4 نومبر 1965** کو مسجد مبارک میں تقریر کرتے ہوئے **فرمایا:** میں بہت ہی کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں **مُدَافعَت** کی قوت مجھ سے زیادہ ہو مجھ میں تو وہ بھی نہیں لیکن جب سے بھی ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ **خلیفہ خدا بناتا ہے**۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔

فرمایا: میں خلیفہ اس لئے نہیں ہوں کہ تم میں سے کسی گروہ نے مجھے منتخب کیا ہے۔ میں خلیفہ اس لئے ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور خلیفہ بنایا.... خلیفہ خدا ہی بنایا کرتا ہے۔ انسانوں کا یہ کام ہی نہیں اور جن کو خدا خلیفہ بناتا ہے وہ انسانوں کے کام پر تھُوْ کتے بھی نہیں اور نہ اُن کی پرواہ کرتے ہیں۔... پس یاد رکھو کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو الٰہی سلسلہ کے خلفاء بنایا کرے۔ (خطبات ناصر جلد 4 صفحہ 96 تا 100)

حضرت خَلِیْفَۃُالْمَسِیْحِ الرَّابِع رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: خلیفہ خدا بناتا ہے آدمی کے بنائے ہوئے اور خدا کے بنائے ہوئے system (نظام) میں زمین اور آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ (مشعل راہ جلد 3 صفحہ 163)

فرمایا: میری ذات کی تو کوئی حقیقت نہیں۔ نا قابل بیان ہے وہ کیفیّت جب میں اپنی ذات پر غور کرتا ہوں اور اپنی بے بِسَاطِیْ کو پاتا ہوں، اور کَمْ مَائیگِی کو دیکھتا ہوں اللہ ہی جانتا ہے کہ میرے دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ **لیکن خدا نے مَنْصَبِ خِلافَتْ پر مجھے مقرر فرمایا۔** (خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 55)

ہمارے پیارے **اِمام سَیِّدُنا حَضْرَت خَلِیْفَۃُالْمَسِیْحِ الْخَامِسْ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز** فرماتے ہیں: اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خِلافَت کے مَنْصَب پر فائز کیا کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں **لیکن خدا تعالیٰ دنیا کا محتاج نہیں ہے۔** ... میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں، اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اس وقت ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔ مکرم میر محمود احمد صاحب نے ایک شعر کہا:

مجھ کو بس ہے میرا مولیٰ، میرا مولیٰ مجھ کو بس ‘کیا خدا کافی نہیں ہے’ کی شہادت دیکھ لی

... خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے **اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی۔** (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 351، 353)

فرمایا: یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اِس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 354)

اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو تا قیامت قائم رکھے اور اس کے فُیوض و بَرَکات سے ساری دنیا کو مُسْتَفِید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنکُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْأَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ م بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَأُوْلٰٓئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ○ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خَلِیْفَه بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خَلِیْفَه بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تَمَکُّنَتْ عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں اَمْن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ و سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِهَا وَ عَضُّوا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ - (مشکوۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

ترجمہ: پس تم پر فرض ہے کہ میری سنت اور خُلَفَاءِ رَاشِدِیْن کی سنت کو لازم پکڑو۔ پوری طرح اس کی اِتّباع کرو اور پُخْتَه طور پر اس پر قائم ہو جاؤ۔

حَضْرَتْ اَقْدَسْ مَسِیْح مَوْعُوْد وَ مَهْدِی مَعْهُوْد عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فرماتے ہیں۔ خَلِیْفَه جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظِلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اِطلاق ہو کیونکہ خَلِیْفَه درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے اِرادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اَشْرَف و اَوْلیٰ ہیں ظِلّی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خِلافت کو تَجْوِیْز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں بَرکاتِ رِسالَت سے محروم نہ رہے۔ (روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353) **فرمایا:** خَلِیْفَه کے لفظ کو اس اشارہ کے لئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے اور اس کی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔ اور ان کے ہاتھ سے برجائی دین کی ہوگی اور خوف کے بعد امن پیدا ہوگا۔ (روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 339)

حَضْرَت خَلِیْفَةُالْمَسِیْحِ الاوّل رَحِمَهُ اللّٰهُ فرماتے ہیں: جنابِ الٰہی کا اِنْتِخَاب بھی تو ایک انسان ہی ہوتا ہے اس کو کوئی ناکامی پیش نہیں آتی۔ وہ جدھر منہ اٹھاتا ہے ادھر ہی اس کے واسطے کامیابی کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ فَضْل، شِفا، نور اور رَحْمَت دکھلاتا ہے... ہزارہا مَصَائِب اور مشکلات آئیں وہ اس کوہِ وَقَار کو جُنْبِش نہیں

دے سکتیں۔آخر کامیابی اور فتح ان کی ہی ہوتی ہے۔ (خطبات نور صفحہ 56،57) نیز فرمایا: یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حَبْلُ اللّٰہ کو اب مضبوط پکڑلو۔یہ بھی خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق افراد کو اکٹھا کر دیا ہے۔پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔(بدر۔یکم فروری 1912ء صفحہ 3)

حَضْرت خَلِیْفَۃُالْمَسِیحِ الثَّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں: جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے،جس پر خدا اپنے اِلہام نازل فرماتا ہے،جس کو خدا نے اس جماعت کا خَلِیْفَہ اور امام بنادیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔اس سے جتنا زیادہ تعَلُّق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت ہوگی اور اس سے جس قدر دُور ہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی۔جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے عُلُوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔(الفضل 4 نومبر 1946)

نیز فرمایا: تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا تو وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا لیکن اگر تم اسکی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔... بے شک افراد مریں گے،مشکلات آئیں گی،تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اُس وقت تم میں سے کسی کا... مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔تم میں سے اگر ایک مارا جائیگا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔(درس القرآن۔الفضل مورخہ 14 احسان 1349 ہش)

فرمایا: خلافت اسلام کے اہم مَسائِل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔جب تک خِلافت نہ ہو۔ہمیشہ خُلَفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کریگا۔(درس القرآن صفحہ 72 مطبوعہ نومبر 1921)

آپ نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: خَلِیْفَہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔جو لفظ بھی خَلِیْفَہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا۔ (الفضل 2 مارچ 1946) فرمایا: تم سب اِمام کے اشارہ پر چلو اور اس کی ہدایت سے ذرّہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہو جب وہ حُکم دے بڑھو اور جب وہ حُکم دے ٹھہر جاؤ۔اور جدھر بڑھنے کا وہ حُکم دے اُدھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا وہ حُکم دے اُدھر سے ہٹ جاؤ۔ (انوار العلوم جلد 14 صفحہ 515،516)

آپ نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خَلِیْفَہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں،سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 1936)

فرمایا: جس کو بھی جس زمانہ میں خدا تعالیٰ ساری جماعت کا اِمام بناتا ہے وہ باقی جماعت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ اور جب تک افرادِ جماعت کا تعلق اس سے ایسی صورت میں نہ ہو جیسا کہ شریف اور نیک بیٹے کا اپنے باپ سے ہوتا ہے اس وقت تک وہ شخص یا وہ قوم یا وہ مُلک ان روحانی بَرکَات کا امیدوار نہیں ہوسکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں پر نازل ہوتی ہیں جو اس کے مقرر کردہ خَلِیْفَہ کے ساتھ تعاون.. کرتے ہیں۔
(تاریخ احمدیت جلد 14 صفحہ 386)

حَضرَت خَلِیْفَۃُ الْمَسِیحِ الثَّالِثُ رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: سینکڑوں بعض دفعہ ہزاروں (سال کے اندر) ایسی پریشانیاں ہیں کہ جو خَلِیْفَہ وقت کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر دُور ہوجاتی ہیں۔... پریشانیاں آتی رہتی ہیں مَیں تو خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ وَ لَا فَخرَ۔ میرے لئے تو فخر کی بات نہیں خدا تعالیٰ میرے ذریعہ مومنین کی جماعت کے خوف کو بدلتا ہے تو یہ اس کی شان ہے۔ (خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 394) فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔... مجھ سے کسی نے پوچھا کہ خلافت سے پہلے کبھی آپ نے سوچا کہ خَلِیْفَہ بن جائیں گے مَیں نے کہا:- "No sane person can aspire to this." (نوسین پرسن کین ایسپائر ٹو دِس) کوئی عقلمند آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے کوئی سوچے گا کیسے۔ کوئی اَحمَق ہی ہوگا، پاگل ہوگا جو یہ کہے گا کہ مجھے یہ ذمہ داری مِل جائے۔ (خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 388، 389)

حَضرَت خَلِیْفَۃُ الْمَسِیحِ الرَّابِع رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: جماعت احمدیہ کو خدا کی طرف سے ایک رُعب عطا ہوا ہے۔ خلافتِ احمدیہ اس رُعب کے ساتھ تمام دنیا کے اوپر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمتیں سرانجام دیتی ہے اور اس کا رُعب دُور دُور تک اثر کرتا ہے، تمہارے دلوں پر بھی یہ پڑتا ہے، یہی رُعب ہے جس نے تمہیں خائف کیا ہوا ہے یہی رُعب ہے جس کی وجہ سے تمہارے بدن کانپ رہے ہیں اور تم سمجھتے ہو کہ جب تک خلافتِ احمدیہ زندہ ہے جماعت احمدیہ پھیلتی چلی جائے گی اور کبھی نہیں رک سکے گی تم گواہ ہو اس رُعب کے اگر اور کوئی نہیں۔ اس رُعب کی سرزمین سے جو خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے تم خلافتِ احمدیہ کو کبھی نہیں نکال سکتے۔ (خطبات طاہر جلد 4 صفحہ 681، 682)

ہمارے پیارے **اِمام سَیِّدُنا حَضرَت خَلِیْفَۃُ الْمَسِیحِ الْخَامِسْ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز** فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا اِحسَان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل ﷺ کی اُمّت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظامِ خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ (خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 256، 257)

فرمایا: خَلِیْفَہ وقت کو جماعت سے براہ راست اور جماعت کو خَلِیْفَہ وقت سے بغیر کسی واسطے کے ملنے کی تڑپ بھی دونوں طرف سے ہے......اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس کے لئے نصف ملاقات کا ایک راستہ بھی ہمارے لئے کھول دیا ہے جو ایم ٹی اے کے ذریعے سے انتظام فرمایا ہے۔ (خطباتِ مسرور جلد 8 صفحہ 663)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (سورہ نور 55)

ترجمہ : **تو کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔**

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور **تَرْجِیْحِی سُلُوک**، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

حضرت عبادہؓ بن صامت سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت اس نکتہ پر کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

حَضْرَتْ اَقْدَسْ مَسِيْح مَوْعُوْد وَ مَهْدِی مَعْهُوْد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں:

اطاعت کوئی چھوٹی سے بات نہیں اور سَہْل (یعنی آسان) امر نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔ (ملفوظات جلد 2 ص 411 حاشیہ)

فرمایا: اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے اطاعت میں اپنے **ھوائے نفس** (یعنی نفس کی خواہشات) کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے **بدُون** (بغیر) اسکے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ (تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 ص 246)

نیز فرمایا: میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ (ملفوظات جلد 1 ص 223-224)

حَضْرَت خَلِيْفَةُ الْمَسِيْحِ الاوَّل رَحِمَهُ اللّٰهُ فرماتے ہیں الٰہی خُلَفَاء کی **اِطَاعَت و اِنْقِیَاد** (یعنی اطاعت) و فرمانبرداری، سیاست وتمدُّن کا اعلیٰ اور ضروری مسئلہ ہے! بلکہ ان کی فرمانبرداری خود الٰہی فرمانبرداری ہے۔ (حقائق الفرقان جلد 2 ص 30)

حَضْرَت خَلِيْفَةُ الْمَسِيْحِ الثَّانِی نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ فرماتے ہیں: میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مُدبّر (یعنی تدبیر کرنے والے) ہو، اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک تمہاری

عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کھڑا ہونا اور چلنا، تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔ بیشک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اس جگہ پر کھڑا ہوں۔ ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر جاتا ہے۔ جو میرا جوُا اپنی گردن سے اتارتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جوُا اتارتا ہے اور جو اِن کا جوُا اتارتا ہے وہ رسول کریم ﷺ کا جوُا اتارتا ہے اور جو آنحضرت ﷺ کا جوُا اتارتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا جوُا اتارتا ہے۔ میں بیشک انسان ہوں خدا نہیں ہوں مگر میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ (خطبات محمود جلد 18 ص 377)

فرمایا: جب تک تمہارے اندر ایسی فرمانبرداری پیدا نہ ہو کہ اگر تمہیں کہا جائے کہ تلوار کی دھار پر اپنی گردنیں رکھ دو تو ایک بھی تم میں سے پیچھے نہ ہٹے اس وقت تک تمہیں اطاعت کا مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ (خطبات محمود جلد 17 ص 509)

نیز فرمایا: جس طرح نماز میں امام کے رکوع کے ساتھ رکوع اور قیام کے ساتھ قیام اور سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ وقت کے اشارہ کے ماتحت ساری جماعت چلے اور اس کے حکم سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ نماز کا امام جو صرف چند مُقْتَدِیوں (یعنی نمازیوں) کا امام ہوتا ہے جب اس کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو اس کے رکوع اور سجدہ میں جانے سے پہلے رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے یا اس سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ گنہگار ہے تو جو شخص ساری قوم کا امام ہو اور اس کے ہاتھ پر سب نے بیعت کی ہو اس کی اطاعت کتنی ضروری سمجھی جائے گی...... تم سب امام کے اشارہ پر چلو اور اس کی ہدایات سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہو۔ جب وہ حکم دے بڑھو اور جب وہ حکم دے ٹھہر جاؤ اور جدھر بڑھنے کا وہ حکم دے اُدھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا حکم دے ادھر سے ہٹ آؤ۔ (انوار العلوم جلد 14 ص 28-29)

حضرت مُصلِح مَوعُود نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں: اسکے منہ سے جو لفظ نکلے وہی ساری جماعت کے خیالات اور اَفکار (یعنی سوچوں) پر حاوی ہونا چاہئے، وہی اوڑھنا وہی بچھونا ہونا چاہئے، وہی تمہارا ناک، کان، آنکھ اور زبان ہونا چاہئے..... اس کی کامل اطاعت کرو ویسی ہی اطاعت جیسے دماغ کی اطاعت انگلیاں کرتی ہیں (خطبات محمود جلد 17 ص 75)

فرمایا: خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ (خطبات محمود جلد 17 ص 74)

حَضْرت خَلِیْفَۃُالْمَسِیْحِ الثَّالِثْ رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: جب کسی کام کے کرنے کے متعلق خلیفہ.... کسی فیصلہ کو پہنچ جائے اور اپنے دل میں پختہ ارادہ کرلے کہ اگر یوں کیا جائے تو جماعت کو روحانی اور جسمانی فائدہ ہے اس لئے یوں

کیا جائے گا تو مسلمانوں کا کیا فرض ہے؟ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ جو انہوں نے اپنے خدا کے ہاتھ پر ہاتھ دے کر خدا اور خلیفہِ وقت کے لئے عہدِ اطاعت باندھا تھا اس کو وہ پورا کریں اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتے ہوئے خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل میں لگ جائیں۔ (خطبات ناصر جلد 2 ص 108)

حضرت خلیفۃُالمسیحِ الرّابع رَحِمہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: میرا ساری زندگی کے تجربے کا نچوڑ یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی ہدایت پر اگر آپ اخلاص کے ساتھ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دیں گے خواہ آپ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے تو آپ کے کاموں میں غیر معمولی برکت پڑے گی اور اگر آپ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے بھلائیں گے تو پھر آپ کے کاموں میں سے برکت اٹھ جائے گی۔ (خطبات طاہر جلد 6 ص 733)

ہمارے پیارے **اِمام سَیِّدُنا حضرت خلیفۃُالمسیحِ الخامِس ایَّدہُ اللّٰہُ تعالیٰ بِنَصرِہِ العَزیز** فرماتے ہیں: وہ نظارہ اپنے سامنے رکھیں جب شراب کی حرمت کا حکم آیا تو کچھ صحابہ بیٹھے شراب پی رہے تھے جب اعلان کرنے والے نے اعلان کیا تو ایک صحابی اٹھے اور ایک سوٹی لے کر شراب کے مٹکوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ کسی نے کہا جا کے پتہ تو کر لو کہ اصل میں حکم کیا ہے، واضح ہے بھی یا نہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی ہے کہ نہیں۔ تو انہوں نے کہا: نہیں، جو سُن لیا پہلے اس پر عمل کرو۔ یہی اطاعت ہے۔ اس کے بعد پتہ کر لینا کہ کیا اصل حکم تھا۔ تو یہ جذبہ ہے جو ہر ایک کو پیدا کرنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ ہمیں علیحدہ طور پر کچھ کہیں گے تو تب ہم عمل کریں گے ورنہ نہیں۔ عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفۂ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ **ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفۂ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے** اور یہ نہیں ہے کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا؟ یا کیا نہیں تھا؟ اس کے پیچھے کیا روح تھی؟۔ جو سمجھ آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا۔ (خطبات مسرور جلد 4 ص 287-288)

فرمایا: اطاعت کا معیار ہے۔ اس کی ایک مِعرَاج جو ہے وہ ہمیں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ میں نظر آتی ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کی تار آئی کہ فوری آجاؤ تو آپ اپنے مطب میں (اپنے کلینک میں) بیٹھے تھے وہیں سے جلدی سے روانہ ہو گئے۔ یہ بلاوا اسی شہر سے نہیں آ رہا تھا کہ اسی طرف اٹھ کے چلے گئے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام دہلی میں تھے۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ قادیان میں۔ گھر والوں کو پیغام بھیج دیا کہ مَیں جا رہا ہوں۔ کوئی زادِ راہ، کوئی خرچ، کوئی کپڑے، کوئی سامان وغیرہ کی پیکنگ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ سیدھے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ گاڑی کچھ لیٹ تھی تو ایک واقف شخص ملا۔ امیر آدمی تھا۔ اس نے اپنے مریض کو دکھانا چاہا اور درخواست کی۔ گاڑی لیٹ ہونے کی وجہ سے آپ نے مریض کو دیکھ لیا۔ اور اس مریض کو دیکھنے کی آپ کو جو فیس ملی وہی آپ کا سفر کا خرچ بن گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتظام فرما دیا اور اپنے آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اور جب وہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ حضرت مسیح

موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے اس طرح نہیں فرمایا تھا۔ کہ فوری آجائیں تار لکھنے والے نے تار میں لکھ دیا تھا فوری پہنچیں۔ لیکن کوئی شکوہ نہیں۔ کہ اس طرح میں آیا ہوں، کیوں مجھے تنگ کیا بلکہ بڑی خوشی سے وہاں بیٹھے رہے.. **تو یہ اطاعت کا اعلیٰ درجے کا معیار ہے۔** کہ ہر سوچ اور ہر فکر، حکم کے آگے بے حیثیت ہے.. اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنی پسندیدگی کا اظہار فرماتا ہے۔ پس یہ ہمارے لئے بھی **اُسْوَہ** (یعنی نمونہ) ہے۔

(خطبات مسرور جلد 9 ص 204-205)

حَضْرَتْ خَلِیْفَۃُ الْمَسِیْحِ الثَّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں:

خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں، میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں، میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کُود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کُود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتے۔ (انوار العلوم جلد 17 ص 241-242)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اطاعتِ خلافت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــٴًـا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ (مشکوٰۃ المصابیح - کتاب الرقاق باب التحذیر من الفتن)

حَضرتْ اَقْدَسْ مَسِیح مَوْعُود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: دوسرا طریق اِنْزَالِ رَحمت (یعنی رحمت کے اترنے) کا اِرْسَالِ مُرْسَلِین و نَبِیّین وَائِمَّہ و اَوْلِیَاء و خُلَفَاء (یعنی رسولوں، نبیوں، اماموں، ولیوں اور خلفاء کا بھیجا جانا) ہے۔ تا اُن کی اِقْتِداء وہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور اُن کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پاجائیں۔
(روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 462)

فرمایا: جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تَردُّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ

کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-307)

نیز فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ بَباعِث چَند دَر چَند فتنوں (یعنی بوجہ بہت سارے فتنوں کے) اور بَغاوتِ اَعْراب اور کھڑے ہونے جھوٹے پیغمبروں کے میرے باپ پر جبکہ وہ خلیفہ رسول اللہ صلعم مقرر کیا گیا وہ مصیبتیں پڑیں اور وہ غم دل پر نازل ہوئے کہ اگر وہ غم کسی پہاڑ پر پڑتے تو وہ بھی گر پڑتا اور پاش پاش ہو جاتا اور زمین سے ہموار ہو جاتا۔مگر چونکہ خدا کا یہ قانونِ قدرت ہے کہ جب خدا کے رسول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور اِستِقلال اور فراست اور دل قوی ہونے کی رُوح اس میں پھونکی جاتی ہے۔(روحانی خزائن جلد 17 ص 185)

حَضرت خَلِیفَۃُالْمَسِیحِ الاوّل رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہوتا ہے اس سے بڑھ کر دوسرا اس منصب کے سزاوار ہرگز نہیں ہوتا.... پھر جن لوگوں نے خدا کے ان مامور کردہ منتخب بندوں سے تعلق پیدا کیا۔انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی پاک صحبت میں ایک پاک تبدیلی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی آرزو پیدا ہونے لگتی ہے۔ (حقائق الفرقان جلد 2 ص 182)

حَضرت خَلِیفَۃُالْمَسِیحِ الثَّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کی مصلحت تھی کہ چونکہ خدا تعالیٰ شرک کو مٹانا چاہتا تھا اس لئے اس نے سب سے کمزور انسان کو اس کام کے لئے چُنا۔پس اس نے مجھے اس منصب پر اس لئے کھڑا نہیں کیا کہ میں سب سے نیک، بڑا عارف اور خدا کا زیادہ مُقَرَّب تھا بلکہ اس لئے چُنا کہ دنیا مجھے حقیر، جاہل، عقل سے کورا، فسادی، فریبی سمجھتی تھی۔خدا نے چاہا کہ وہ لوگ جو مجھے ایسا سمجھتے ہیں ان کو بتائے کہ یہ سلسلہ ان لوگوں پر نہیں کھڑا ہوا۔جو اپنے آپ کو بڑے بڑے سُتُون سمجھتے ہیں۔بلکہ میرے ذریعہ کھڑا ہے۔اور میں اسے اس پر کھڑا کر سکتا ہوں جس کو تم تا گا سمجھتے ہو پس چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے توحید کے دکھلانے اور شرک کے مٹانے کے لئے کھڑا کیا ہے۔اس لئے یہاں میرے علم، میری قابلیت کا سوال نہیں بلکہ خدا کے فضل کا سوال ہے۔کہ وہ کس کے ساتھ ہے۔ (انوار العلوم جلد 4 ص 417-418)

فرمایا: دیکھنے میں آگ کا انگارہ بڑا خوشنما معلوم ہوتا ہے۔مگر اس کی حقیقت وہی جانتا ہے جس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔اسی طرح خلافت بھی دوسروں کو بڑی خوبصوت چیز معلوم ہوتی ہے اور نادان دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ خلیفہ بننے والے کو بڑا مزا ہو گیا ہے لیکن انہیں کیا معلوم ہے کہ جو چیز ان کی آنکھوں میں بڑی خوبصورت نظر آتی ہے دراصل ایک بہت بڑا ابوجھ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر کسی کی طاقت ہی نہیں کہ اسے اٹھا سکے۔ (انوار العلوم جلد 2 ص 159)

نیز فرمایا: میں خدا کا قائم کردہ خلیفہ ہوں میری تمام زندگی میں لوگ میری بیعت کریں گے۔میں کسی کی خدا کے قانون کے مطابق بیعت نہیں کر سکتا اور یہ عہدہ میری موجودگی میں تم میں سے کسی کو نہیں مل سکتا۔نبوت کے بعد سب سے بڑا عہدہ یہ ہے۔ایک شخص نے مجھے کہا کہ ہم کوشش کرتے ہیں تا گورنمنٹ آپ کو کوئی خطاب دے۔میں نے کہا یہ خطاب تو ایک معمولی بات ہے۔میں شہنشاہ عالم کے عہدہ کو بھی خلافت کے مقابلہ میں ادنیٰ سمجھتا ہوں۔ (انوار العلوم جلد 9 ص 425)

حَضرت خَلِیفَۃُالْمَسِیحِ الثَّالِثُ رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص (خلیفۃ المسیح) بڑا کمزور ہے۔ کیونکہ یہ عاجزی اختیار کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا کچھ ایسا جلوہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور دنیا کی ساری مخلوق کو بھی مردہ سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہیں نہ دنیا کو کچھ سمجھتے ہیں اور اس عجز کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی اعجازی قدرت کا مظہر بن جاتے ہیں گویا ایسے لوگوں کے لئے فنا اور نیستی کے مقام سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک چشمہ پھوٹتا ہے۔ اس لئے دنیا کی کوئی طاقت انہیں مرعوب نہیں کر سکتی۔ انہیں ساری دنیا کے مال بھی کوئی لالچ نہیں دے سکتے۔ جب خدا کا یا اس کے دین کا معاملہ ہو تو کسی دوسرے کے سامنے ان کا سر جھکا نہیں کرتا... پھر دنیا ان کے پاؤں کی خاک بھی نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ان کا معلم و مربی ہوتا ہے۔ (الفضل 21 دسمبر 1966)

فرمایا: پس اے میرے عزیز بھائیو! جو مقاماتِ قُرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفہ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن چھوٹ جائے گا کیونکہ خلیفہ وقت اپنی ذات میں کوئی شئے نہیں اسے جو مقام بھی حاصل ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دیا ہوا مقام ہے۔ (خلافت اور مجددیت ص 48)

حَضرت خَلِیفَۃُالْمَسِیحِ الرَّابِع رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: تمام جماعت کا اجتماعی فکر، تمام جماعت کا اجتماعی دل، تمام جماعت کی اجتماعی قوت، تمام جماعت کے اجتماعی احساسات اور ولولے جب یہ ایک دماغ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں جب ایک دل میں دھڑکنے لگتے ہیں جب ایک خون کی رگوں میں دوڑنے لگتے ہیں تو اس کا نام خلافت ہے۔
(خطبات طاہر جلد 4 ص 647)

ہمارے پیارے **اِمام سَیِّدُنا حَضرت خَلِیفَۃُالْمَسِیحِ الْخَامِسْ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز** فرماتے ہیں: ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے خدا یہ کُرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کُرتے کو اس سے اتار سکے یا چھین سکے وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چُنتا ہے۔ اسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔ (الفضل 30 مئی 2003)

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل لوگوں کی، آپؑ کی وفات کے بعد، خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو تَمکِنَت عطا فرمائی یعنی اس شان اور مضبوطی کو قائم رکھا جو پہلے تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فِرِستادہ اور نبی تھے۔ اور آپؑ وہی خلیفۃ اللہ تھے جس نے چودھویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم پر اتری ہوئی شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا اور آپؑ کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا سلسلۂ خلافت تا قیامت جاری رہنا تھا... جماعت احمدیہ کا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس بارے میں فعلی شہادت... پوری ہوتی دیکھی ہے اور دیکھ رہا ہوں۔ اور نہ صرف احمدی بلکہ غیر از جماعت بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ گزشتہ مثالیں تو بہت ساری ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد، پھر حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کے بعد، پھر حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد .... لیکن خلافت خامسہ کے انتخاب کی کارروائی دیکھ کر، جو ایم ٹی اے پر دکھائی گئی تھی، مخالفین نے یہ اعتراف کیا کہ تمہارے سچے ہونے کا تو ہمیں پتہ نہیں لیکن یہ بہرحال پتہ لگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ تو بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بہت بڑا احسان ہے اور اس کی نعمت ہے جس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اور یہ شکر ہی ہے جو اس نعمت کو مزید بڑھاتا چلا جائے گا۔ (خطبات مسرور جلد 3 ص 307-308)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی نعمت کا حقیقی شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: اگر تُو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اس کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ جانا اگر چہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔ (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 22916)

خلفاء مجسم برکت ہوتے ہیں اس برکت کے حصول کا ایک ہی ذریعہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ خلیفہ کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ جاؤ اگر چہ تمہارا جسم نوچ دیا جائے اور تمہارا مال چھین لیا جائے۔ کیونکہ

حَضرتْ اَقْدَسْ مَسِيح مَوْعُوْد وَ مَهْدِی مَعْهُوْد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: اُن کے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے اُن کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرّک ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اُس کو ہاتھ لگانا۔ اُس کے امراض روحانی یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے۔ اِسی طرح اُن کے رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزّوجلّ ایک برکت رکھ دیتا ہے وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے خدا کے فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اِسی طرح اُن کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے۔ اِسی طرح اُس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے جس پر اُن کا قدم پڑتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 22 ص 19)

حَضرتْ اَقْدَسْ مَسِيح مَوْعُوْد وَ مَهْدِی مَعْهُوْد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام خلفاء کو برکاتِ رسالت کے حصول کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ (روحانی خزائن جلد 6 ص 353)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رحمہ اللہ خلافت کی برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے۔ اتفاق میں بڑی برکت ہے یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کر دیا ہے پس اس کو مضبوط پکڑے رکھو۔ (بدر قادیان فروری 1912ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہٗ خلافت سے وابستہ برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو یہ تو خدا کے حکم کی اطاعت ہے اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے۔ تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ غرض یہ تینوں باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اگر خلافت نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی تمہاری زکوتیں بھی جاتی رہیں گی اور تمہارے دل سے اطاعت رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔ (انوار العلوم جلد 15 ص 525-526)

آپ نوّر اللہ مرقدہٗ قبولیت دعا کی برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ (انوار العلوم جلد 2 ص 158)

فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ (انوار العلوم جلد 2 ص 47)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سینکڑوں بعض دفعہ ہزاروں (سال کے اندر) ایسی پریشانیاں ہیں کہ جو خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر دور ہو جاتی ہیں... پریشانیاں آتی رہتی ہیں مَیں تو خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ وَ لَا فَخْرَ۔ میرے لئے تو فخر کی بات نہیں خدا تعالیٰ میرے ذریعہ مومنین کی جماعت کے خوف کو بدلتا ہے تو یہ اس کی شان ہے۔ (خطبات ناصر جلد 7 ص 394)

فرمایا: خلیفہ وقت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہزاروں دعائیں معجزانہ رنگ میں قبول کرتا ہے میں جب قبولیت دعا کے متعلق خط پڑھتا ہوں تو یہ سوچ کر کانپ اُٹھتا ہوں کہ میں اتنا کمزور، گناہگار اور بے بس انسان ہوں اور اللہ تعالیٰ اس قدر پیار کا سلوک مجھ سے کرتا ہے۔ (خطبات ناصر جلد 2 ص 308)

حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ نے نظام خلافت کی یہ برکت رکھی ہے جو انشاء اللہ آئندہ عالم میں پھیلتی چلی جائے گی کہ ایک ایسی مرکزی نظر پیدا کر دی گئی ہے جس کو روشنی دنیا بھر کی احمدی

نظروں سے ملتی اور وہ اپنی بصیرت سے خلیفہ وقت کو حصہ دیتے چلے جاتے ہیں۔ (خطبات طاہر جلد 8 ص 379)

ہمارے پیارے اِمام سَیِّدُنا حضرت خَلِیْفَةُ الْمَسِیحِ الْخَامِسُ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خلافت کے منصب پر فائز کیا کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں لیکن خدا تعالیٰ دنیا کا محتاج نہیں ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ: ’’خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانے میں چھ سال متواتر اس مسئلے پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے، نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔ (خطبات مسرور جلد 2 ص 351)

فرمایا: میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں، اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اس وقت ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔ مکرم میر محمود احمد صاحب نے ایک شعر کہا

مجھ کو بس ہے میرا مولیٰ، میرا مولیٰ مجھ کو بس

کیا خدا کافی نہیں ہے، کی شہادت دیکھ لی

اس کی بیک گراؤنڈ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک تو ’کیا خدا کافی نہیں‘ کی شہادت ’اَلَیسَ اللّٰہ‘ کی انگوٹھی ہے جو خلیفۃ المسیح کو ملتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں جو آپؑ کے تین بیٹوں کو ملیں۔ اور جو ’مولیٰ بس‘ کی انگوٹھی تھی (ایک انگوٹھی جس پر ’مولیٰ بس‘ کا الہام کندہ تھا) وہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے حصہ میں آئی تھی اور یہ میں نے پہنی ہوئی ہے۔ اس کے بعد میرے والد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ملی اور ان کی وفات کے بعد میری والدہ نے مجھے دے دی۔ میں تو اس کو بڑی سنبھال کے رکھتا تھا، پہنتا نہیں تھا لیکن انتخاب خلافت کے بعد میں نے یہ پہننی شروع کی ہے۔ تو ’مولیٰ بس‘ کے نظارے اور ’کیا خدا کافی نہیں ہے‘ کے نظارے مجھے تو ہر لحہ نظر آتے ہیں کیونکہ اگر ویسے میں دیکھوں تو میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ کوئی انسان محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔ اب بھی بعض مخالفین شور مچاتے ہیں، منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں۔ وہ چاہے جتنا مرضی شور مچالیں، جتنا مرضی زور لگالیں، خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی۔ (خطبات مسرور جلد 2 ص 352-353)

نیز فرمایا: یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (خطبات مسرور جلد 2 ص354)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں برکاتِ خلافت سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

آخرین کے زمانے تک کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اِس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ (مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

27 رمئی یوم خلافت ہے۔ اس دن ہمیں خلافت کے انعامات کی یادوں کو تازہ کرنا چاہیے۔ اور خلافت سے وابستگی کے عہد کو نبھانے کا عزم کرنا چاہیے۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر 27 رمئی 2008ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا

وہ خدا جس نے افضل الرسل اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا میں بھیجا تھا۔ اس نے یہ اعلان بھی کروایا تھا کہ آپ کی شریعت ہمیشہ اور دائمی رہنے والی شریعت ہے۔ آپؐ کی وفات کے بعد اُمّت پر کچھ ابتلا تو آئیں گے لیکن جیسا کہ حدیث سے بھی واضح ہے آخر مسیح محمدی کی آمد کے بعد اسلام کے غلبہ کا ایک نیا دور شروع ہوگا جو تا قیامت چلے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل

پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اوراس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔...... مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے''۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306۔ مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی حالت پیدا کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت سے فیض پاتے رہیں گے۔ ایسے لوگ ہوں گے جو خلافت کی حفاظت کرنے والے ہوں گے اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہوگی۔ اور یہ فیض اور حفاظت کے نظارے تبھی نظر آئیں گے جب اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھامیں گے۔...... جب یہ ہوگا تو پھر بے فکر ہو جائیں کہ خدا ان کے آگے بھی ہوگا، پیچھے بھی ہوگا، دائیں بھی ہوگا اور بائیں بھی ہوگا اور کوئی نہیں جو انہیں نقصان پہنچا سکے۔ جماعت احمدیہ سے باہر بھی بعض لوگ قیام خلافت کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیّت ہو تو آؤ اور مسیح محمد کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ۔ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کرسکو گے، تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کرسکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہوسکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔

یہ دور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ مَیں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دَور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا رہے گا۔

پس خلافت احمدیہ کے ساتھ جو ترقی وابستہ کی گئی ہے...... یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اور ہر وہ شخص جو خلافت سے جڑا رہے گا، جو اپنے ایمان اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے گا اُسے اللہ تعالیٰ ان انعامات کے نظارے کرائے گا جو خلافت کے ساتھ رہنے سے ہر فرد جماعت پر بھی ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو بھی ایسے افراد عطا

فرماتا رہے گا جو اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں گے۔ جو قیام و استحکام خلافت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینے والے ہوں گے۔ جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ خود خلافت کی محبت سے بھر دے گا اور بھر رہا ہے اور بھرا ہوا ہے۔ اور میں تو ایسے نظارے روزانہ ہر قوم اور ہر ملک میں دیکھ رہا ہوں۔

پس اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو!...... یہ 27 رمئی کا دن ہمارے اندر ایک نئی روح پھونک دے، ایک ایسا انقلاب برپا کر دے جو تا قیامت ہماری نسلوں میں یہی انقلاب پیدا کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا اس دور میں ہمیں داخل کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں بننے کی ہم کوشش کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

ہم اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر جو خلافت کی صورت میں اس نے ہم پر کیا اپنی روحانی ترقی کی نئی منزلوں کی نشاندہی کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر، خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیار بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ اس احسان کے شکرانے کے طور پر اپنوں اور غیروں میں پیار اور محبت کے نغمے بکھیرتے چلے جائیں۔ یقیناً یہی نیکیاں اور شکر گزاری ہمارا مطمح نظر ہونی چاہئیں۔ یقیناً پیار اور محبت کے سوتے ہمارے دلوں سے پھوٹنے چاہئیں۔ یقیناً عہد وفا کے نئے نئے راستوں کا تعین ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اور جب یہ ہوگا تو ہم اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر کرنے والے ٹھہریں گے۔ جب یہ ہوگا تو ہم دائمی خلافت کے فیض سے فیضیاب ہونے والے بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور فضلوں کی نہ ختم ہونے والی بارشیں ہم پر برسیں گی۔

پس اے میرے پیارو اور میرے پیاروں کے پیارو! اٹھو آج اس انعام کی حفاظت کے لئے نئے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کود پڑو کہ اسی میں تمہاری بقا ہے، اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حَضرتْ اَقْدَسْ مَسِیح مَوْعُوْد وَ مَهْدِی مَعْهُوْد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں:

خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

فرمایا: سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو ۲ قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو ۲ جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔ (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

حَضرت خَلِیفَۃُ الْمَسِیحِ الثَّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں:

پس اے مؤمنوں کی جماعت اور اے عملِ صالح کرنے والو! میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہے گی خدا اس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا... تم ہر وقت ان دعاؤں میں مشغول رہو کہ خدا قدرتِ ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تا کہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے... پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے۔ (انوار العلوم جلد 15 صفحہ 593)

ہمارے پیارے اِمام سَیِّدُنا حضرت خَلِیفَۃُ الْمَسِیحِ الْخَامِس اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصْرِہِ الْعَزِیز فرماتے ہیں:

آج جماعتِ احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے، جو پیشگوئی فرمائی ہے، جس کا اعلان زمانے کے امام کے ذریعہ سے کروایا وہ ہر آن اور ہر لمحہ ایک نئی شان سے پورا ہو رہا ہے۔ چاہے وہ خلافتِ اولیٰ کا دور تھا جس میں بیرونی مخالفتوں کے علاوہ اندرونی فتنوں نے بھی سر اُٹھانا شروع کر دیا تھا۔ یا خلافت ثانیہ کا دور تھا جس میں انتخابِ خلافت سے لے کر تقریباً آخر تک جو خلافتِ ثانیہ کا زمانہ تھا مختلف فتنے اندرونی طور پر بھی اُٹھتے رہے۔ جماعت کا ایک حصہ علیحدہ بھی ہوا۔ پھر بیرونی مخالفتوں نے بھی شدید حملوں کی صورت اختیار کر لی لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ پھر خلافتِ ثالثہ میں بھی بیرونی حملوں کی شدت اور بعض اندرونی فتنوں نے سر اُٹھایا لیکن جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ اور جماعت کو خلافتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی بڑھاتی رہی۔ پھر خلافتِ رابعہ کا دور آیا تو دشمن نے ایسا بھرپور وار کیا کہ اُس کے خیال میں اُس نے جماعت کو ختم کرنے کے لئے ایسا پکا ہاتھ ڈالا تھا کہ اُس سے بچنا ناممکن تھا، کوئی راہِ فرار نہیں تھی۔ لیکن پھر حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ اپنی شان کے ساتھ پورے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور ظاہر کرے گا اور وہ ہوئی۔ اور اُس زبردست قدرت نے اُن مخالفین کی خاک اُڑا دی۔ پھر خلافتِ خامسہ کا دور ہے۔ اس میں بھی حسد کی آگ اور مخالفت نے شدت اختیار کر لی۔ کمزور اور نہتے احمدیوں پر ظالمانہ حملے کر کے خون کی ایسی ظالمانہ ہولی کھیلی گئی جنہیں دیکھ کر یہ فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ انسانوں کا کام ہے یا جانوروں سے بھی بدتر کسی

مخلوق کا کام ہے۔ پھر اندرونی طور پر جماعت کے ہمدرد بن کر جماعت کے اندر افتراق پیدا کرنے کی بھی بعض جگہ کوششیں ہوتی رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ،اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت کی زبردست قدرت اس کا مقابلہ کرتی رہی اور کر رہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا مقابلہ کر رہا ہے۔ میں تو ایک کمزور ناکارہ انسان ہوں۔ میری کوئی حیثیت نہیں لیکن خلافتِ احمدیہ کو اُس خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے جو قادر و توانا اور سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اور اُس نے حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ کیا ہے کہ میں زبردست قدرت دکھاؤں گا اور وہ دکھا رہا ہے اور دکھائے گا۔ اور دشمن ہمیشہ اپنی چالاکیوں، اپنی ہوشیاریوں، اپنے حملوں میں خائب و خاسر ہوتا چلا جائے گا اور ہو رہا ہے۔ (خطباتِ مسرور جلد 9 صفحہ 268-269)

حَضرت خَلِیفَةُ الْمَسِیحِ الثَّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں:

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو ہمیشہ خلافت کا خدمت گزار رکھے اور تمہارے ذریعہ احمدیہ خلافت قیامت تک محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت ہوتی رہے اور تم اور تمہاری نسلیں قیامت تک اس کا جھنڈا اونچا رکھیں اور کبھی بھی وہ وقت نہ آئے کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں تمہارا یا تمہاری نسلوں کا حصہ نہ ہو بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تمہارا اور تمہاری نسلوں کا اس میں حصہ ہو اور جس طرح پہلے زمانہ میں خلافت کے دشمن ناکام ہوتے چلے آئے ہیں تم بھی جلد ہی سالوں میں نہیں بلکہ مہینوں میں ان کو ناکام ہوتا دیکھ لو۔

(خطاب بیان فرمودہ 21 اکتوبر 1956 بحوالہ الفضل 24 اپریل 1957)

اللہ تعالیٰ خلافتِ احمدیہ کو تا قیامت قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حَضرتْ اَقْدَسْ مَسِیح مَوْعُود وَ مَھْدِی مَعْھُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے اِرادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اَشْرَف و اَوْلیٰ ہیں ظِلّی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خِلافت کو تَجْوِیْز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں بَرَکاتِ رِسالَت سے محروم نہ رہے۔ (روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

فرمایا: خَلِیْفَہ کے لفظ کو اس اشارہ کے لئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے اور اس کی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔ اور ان کے ہاتھ سے برجائی دین کی ہوگی اور خوف کے بعد امن پیدا ہوگا۔
(روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 339)

آنحضرت ﷺ نے برکاتِ خلافت سے فیضیاب ہونے کے اصول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھو تو اس کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ جانا اگر چہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔ (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 22916)

حَضْرَت خَلِیْفَۃُالْمَسِیْحِ الاوّل رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: جناب الٰہی کا اِنْتِخَاب بھی تو ایک انسان ہی ہوتا ہے اس کو کوئی ناکامی پیش نہیں آتی۔ وہ جدھر منہ اٹھاتا ہے ادھر ہی اس کے واسطے کامیابی کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ فَضْل، شِفا، نور اور رَحْمت دکھلاتا ہے۔ (خطبات نور صفحہ 56، 57)

حَضْرَت خَلِیْفَۃُالْمَسِیْحِ الثَّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ برکاتِ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عہدہ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک اُمتِ

مُسلمہ اِس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور اُن سے فائدہ اُٹھائے۔ وہ کونسا اسلامی مسئلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ نہیں کھولا۔ مسئلہ نبوت، مسئلہ کفر، مسئلہ خلافت، مسئلہ تقدیر، قرآنی ضروری امور کا انکشاف، اسلامی اقتصادیات، اسلامی سیاسیات اور اسلامی معاشرت وغیرہ پر تیرہ سو سال سے کوئی وسیع مضمون موجود نہیں تھا مجھے خدا نے اِس خدمتِ دین کی توفیق دی اور اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ہی ان مضامین کے متعلق قرآن کے معارف کھولے جن کو آج دوست دشمن سب نقل کر رہے ہیں۔ مجھے کوئی لاکھ گالیاں دے، مجھے لاکھ بُرا بھلا کہے جو شخص اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے لگے گا اُسے میرا خوشہ چیں ہونا پڑے گا اور وہ میرے احسان سے کبھی باہر نہیں جا سکے گا۔ (انوار العلوم جلد 15 صفحہ 587)

فرمایا: کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے رُوگردانی کی ہے کوئی فرق ہے؟ کوئی بھی فرق نہیں لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ **تمہارے لیے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والا، تمہارے لیے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے** مگر اُن کے لیے نہیں ہے۔ تمہارا اُسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لیے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن اُن کے لیے ایسا کوئی نہیں ہے۔ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 158)

حَضرت خَلِیفَةُ الْمَسِیحِ الثَّالِثُ رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے بعد خلفائے راشدین مجددین اور اولیائے اُمت اپنے لئے اتنی دعائیں نہ کرتے تھے۔ جتنی دعائیں انہوں نے اُمتِ مسلمہ کے لئے کیں اور اب جماعت احمدیہ کے خلفاء بھی اپنے لئے اتنی دعائیں نہیں کرتے (یا نہیں کرتے رہے) جتنی دعائیں وہ احمدی بھائیوں کے لئے کرتے ہیں اور کرتے رہے ہیں اور اس امید اور یقین سے دعا کرتے اور کرتے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان دعاؤں کے نتیجہ میں مومنوں کے دلوں میں تسکین پیدا کرے گا۔ (خطباتِ ناصر جلد 1 صفحہ 165)

فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لئے جو قیامت تک پیدا ہونے والی ہے بہت سی دعائیں کی ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے خلفاء کا ایک لمبا سلسلہ جاری کیا ہے جو قیامت تک ممتد ہے اور وہ رسول کی نیابت میں ان لوگوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ان کے غموں کو دور کرنے کے لئے دعا اور تدبیر کرتے ہیں اور ان کی خوشیوں میں وہ شریک ہوتے ہیں اور ہر وقت وہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ خدا کے یہ پاک بندے روحانیت کی سیر میں کسی ایک مقام پر کھڑے نہ رہ جائیں بلکہ آگے ہی آگے وہ بڑھتے چلے جائیں۔ (خطباتِ ناصر جلد 2 صفحہ 144)

حَضرت خَلِیفَةُ الْمَسِیحِ الرَّابِع رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: پس ہر خلیفہ کے وقت میں جو اس زمانے کے حالات ہیں ان کے متعلق جو خلیفہ وقت کی نصیحت ہے وہ لازماً دوسری نصیحتوں سے زیادہ مؤثر ہوگی۔ اس تعلق کی بناء پر

بھی اور اس وجہ سے بھی کہ خدا تعالیٰ نے جو ذمہ داری اس کے سپرد کی ہوتی ہے خود اس کے نتیجہ میں اس کو روشنی عطا کرتا ہے۔ (خطباتِ طاہر جلد 10 صفحہ 894)

فرمایا: خدا تعالیٰ کا خلافت سے ایک تعلق ہے اور علوم کی روح سے اللہ تعالی خلفاء کو آگاہ کرتا ہے اور جماعت کی زمانے کے لحاظ سے ضروریات سے خلفاء کو متنبہ کرتا ہے۔ خلفاء کی نظر ساری عالمی ضروریات پر ہوتی ہے اور جن علوم کی تفسیر کی ضرورت پڑے جیسی روشنی خدا تعالیٰ خود اپنے خلفاء کو عطا فرماتا ہے ویسی ایک علم میں خواہ کسی مقام کا رکھنے والا عالم ہو اس کو اپنے کسبی طور پہ نصیب نہیں ہوسکتی۔ یہ وھبت ہے، اللہ تعالی کی عطا ہے جس میں کوئی کوشش یا جد و جہد کا دخل نہیں نہ حقداری کا دعویٰ ہے بلکہ اللہ کو اپنے دین کی ضرورتوں کا بہترین علم ہے اور جن کے سپرد وہ کام کرتا ہے ان پر وہ ضرورتیں روشن فرماتا ہے۔ (خطباتِ طاہر جلد 7 صفحہ 109، 110)

ہمارے پیارے اِمام سَیِّدُنا حضرت خَلِیْفَۃُ الْمَسِیْحِ الْخَامِسْ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں:

ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے خدا یہ کُرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کُرتے کو اس سے اتار سکے یا چھین سکے وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چُنتا ہے۔ اسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔ (الفضل 30 مئی 2003)

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل لوگوں کی، آپؑ کی وفات کے بعد، خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو **تمکنت** عطا فرمائی یعنی اس شان اور مضبوطی کو قائم رکھا جو پہلے تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے **فِرِسْتَادہ** اور نبی تھے۔ اور آپؑ وہی خلیفۃ اللہ تھے جس نے چودھویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا اور آپؑ کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا سلسلہ خلافت تا قیامت

جاری رہنا تھا... جماعت احمدیہ کا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس بارے میں فعلی شہادت... پوری ہوتی دیکھی ہے اور دیکھ رہا ہوں۔ اور نہ صرف احمدی بلکہ غیر از جماعت بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ گزشتہ مثالیں تو بہت ساری ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد، پھر حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کے بعد، پھر حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد.... لیکن خلافت خامسہ کے انتخاب کی کارروائی دیکھ کر، جو ایم ٹی اے پر دکھائی گئی تھی، مخالفین نے یہ اعتراف کیا کہ تمہارے سچے ہونے کا تو ہمیں پتہ نہیں لیکن یہ بہرحال پتہ لگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ تو بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بہت بڑا احسان ہے اور اس کی نعمت ہے جس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اور یہ شکر ہی ہے جو اس نعمت کو مزید بڑھاتا چلا جائے گا۔

(خطبات مسرور جلد 3 ص 307-308)

اللہ تعالیٰ ہمیں برکاتِ خلافت سے فیض یاب فرمائے۔ (آمین)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ (مشکوٰۃ المصابیح - کتاب الرقاق باب التحذیر من الفتن۔ الفصل الثالث)

آپؐ کا خاموش ہونا یہ بتاتا ہے کہ خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور تا قیامت رہے گی۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔'' (شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵۳)

''سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو۲ قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو۲ جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے **جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔** اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس

دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفہ کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانے کے بعد تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۸۳) ''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں......خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے۔'' (شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵۳) ''رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔'' (شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵۳)

ایک دفعہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کسی کے خلیفہ ہونے کی وصیت کیوں نہ فرمائی! اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ''اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا۔ کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔'' (ملفوظات جلد 5 ص 524)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔ ''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے جس طرح پر آدم اور ابوبکر اور عمر کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا۔ میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔'' (بدر 4 جولائی 1912ء) ''میں نے پہلے بتایا ہے کہ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے خلیفہ بنانے کا خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وہ خلیفہ دلائل سے نہیں، آدمیوں کے انتخاب سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی تائید و نصرت اور طاقت سے بنیں گے۔'' (خطبات نور ص 12)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔ ''حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے

مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔'' (انوار العلوم جلد 2 ص 11) ''**خلیفہ خدا بناتا ہے** یعنی اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا۔ نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبہ کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں وہ خلیفہ بنتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ **وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے۔ وہی دیتا بھی ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اسے پورا کوئی اور کرے۔ کوئی شخص خلافت کی خواہش کر کے خلیفہ نہیں بن سکتا اور نہ کسی منصوبہ کے ماتحت خلیفہ بن سکتا ہے۔ خلیفہ وہی ہوگا جسے خدا خلیفہ بنانا چاہتا ہے بلکہ بسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہوگا جبکہ دنیا اس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہوگی۔'' (تفسیر کبیر جلد ششم ص 370)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ **خلیفہ خدا بناتا ہے**۔ اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور بے نفسی کا لبادہ پہن لیتا ہے۔'' (الفضل 17 مارچ 1967ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے۔ وہ نہیں بنا سکتا کیوں کہ خلافت کا **تعلق خدا کی پسند** سے ہے اور خدا کی پسند اس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحبِ **تقویٰ** سمجھتا ہے اس کے بعد پھر وہ متقیوں کا ایک گروہ اپنے گرد پیدا کرتا ہے۔'' (خطبہ جمعہ 2 اپریل 1993ء ہفت روزہ بدر 6 مئی 1993ء۔ صفحہ 4)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے خدا یہ کرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اس کا وجود دنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے۔'' (الفضل 30 مئی 2003ص 2)

خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساری دنیا کے احمدیوں سے ایک عہد لیا تھا۔ ہم نے اس عہد کو بار بار دہرانا ہے۔ یاد کرنا ہے۔ اور ہمیشہ ذہن میں رکھنا ہے کہ ہماری بقا خلافت سے وابستگی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں خلافت سے وابستہ رکھے اور ہر قسم کی برکتیں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

اس عہد کے الفاظ یہ ہیں:

’’آج خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **اللّٰھم آمین، اللّٰھم آمین، اللّٰھم آمین**‘‘

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (سورۃ التوبہ:128)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفیق چوہدری حاکم دین صاحب بورڈنگ کے ایک ملازم تھے۔ ان کی بیوی، پہلے بچے کی ولادت کے وقت بہت تکلیف میں تھی۔ اس کربناک حالت میں رات کے بارہ بجے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دروازہ پر حاضر ہوئے۔ دروازہ پر دستک دی۔ آواز سن کر پوچھا کون ہے؟ اجازت ملنے پر اندر جا کر زچگی کی تکلیف کا ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضور فوراً اٹھے، اندر جا کر ایک کھجور لیکر آئے اور اُس پر دعا کر کے انہیں دی اور فرمایا؛

”یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دے“۔

چوہدری حاکم دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں واپس آیا کھجور بیوی کو کھلا دیں اور تھوڑی ہی دیر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی کی ولادت ہوئی۔ رات بہت دیر ہو چکی تھی میں نے خیال کیا کہ اتنی رات گئے دوبارہ حضور کو اس اطلاع کے لئے جگانا مناسب نہیں۔ نماز فجر میں حاضر ہو کر میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھجور کھلانے کے بعد بچی پیدا ہو گئی تھی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا۔ ”میاں حاکم دین! تم نے اپنی بیوی کو کھجور کھلا دی اور تمہاری بچی پیدا ہو گئی۔ اور پھر تم اور تمہاری بیوی آرام سے سو گئے۔ مجھے بھی اطلاع کر دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا۔ میں تو ساری رات جاگتا رہا اور تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا!“

چوہدری حاکم دین صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا اور بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے؛

”کہاں چیڑاسی حاکم دین اور کہاں نور الدین اعظم“ (مبشرین احمد صفحہ ۳۸ نیز اصحاب احمد ۸ صفحہ ۱۷-۷۲)

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: ”کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔“ (برکات خلافت انوار العلوم جلد دوم صفحہ:158)

نیز فرمایا: ”جب سعودی، عراق، شامی اور لبنانی، ترکی، مصری اور یمنی سو رہے ہوتے ہیں میں ان کے لئے دعا کر رہا

ہوتا ہوں''۔(رپورٹ مجلس مشاروت ۱۹۵۵ء صفحہ 9) احباب جماعت سے محبت و پیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔''میں دیانت داری سے کہہ سکتا ہوں کہ لوگوں کے لئے جو اخلاص اور محبت میرے دل میں میرے اس مقام پر ہونے کی وجہ سے جس پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے اور جو ہمدردی اور رحم میں اپنے دل میں پاتا ہوں وہ نہ باپ کو بیٹے سے ہے اور نہ بیٹے کو باپ سے ہوسکتا ہے۔(الفضل ۴۔اپریل ۱۹۲۴ء صفحہ ۷) حضرت مصلح موعود ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء کو بمبئی سے بحری جہاز کے ذریعہ لندن کے لیے روانہ ہوئے۔روانگی سے قبل حضور نے عرشہ جہاز سے جماعت کے نام ایک محبت بھرا پیغام دیا۔

''تم اندازہ بھی نہیں کرسکتے کہ مجھے کس قدر محبت تم سے ہے آپ لوگوں سے جدا ہونا میرے لیے کس قدر دردناک تھا اور آپ لوگوں کو پیچھے چھوڑنا میرے لیے کس قدر صدمہ پہنچانے والا ہوا لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی اور ہے اور رہے گی۔میں زندگی میں یا موت میں تمہارا ہی ہوں۔تمہاری بہبودی میرے دل کی عین خواہش ہے اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا۔'' (الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۲۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔''1967ء میں ڈنمارک میں کوپن ہیگن کے مقام پر چند عیسائی پادری مجھ سے ملنے آئے ان میں سے ایک نے مجھے کہا کہ جماعت احمدیہ میں آپ کا کیا مقام ہے میں نے اسے جواب دیا کہ میرے نزدیک آپ کا سوال درست نہیں ہے اس لئے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا امام اور جماعت احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یعنی خلیفہء وقت اور جماعت دونوں مل کر ایک وجود بنتے ہیں اسی لئے خلافت کا یہ کام ہے کہ وہ جماعت کے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔خلیفہ وقت آپ کے لئے دعا کریں خلیفہ وقت پر بعض دفعہ ایسے حالات بھی آتے ہیں کہ وہ ہفتوں ساری ساری رات آپ کے لئے دعائیں کر رہا ہوتا ہے جیسے 74ء کے حالات میں دعائیں کرنی پڑیں میرا خیال ہے کہ دو مہینے تک میں بالکل سو نہیں سکا تھا۔کئی مہینے دعاؤں میں گزرے تھے۔پس خلیفہ وقت وہ وجود ہے جو آپ کے رنج میں شریک ہو۔آپ کی خوشیوں میں شریک ہو۔'' (روزنامہ الفضل مورخہ 21 مئی 1978ء)

پھر فرماتے ہیں:۔''میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کرسکتے بعض دفعہ سجدہ میں میں جماعت کے لئے اور جماعت کے افراد کے لئے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں پوری کردے۔اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دعا کے لئے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا ان کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو ان کی تکلیف کو دور کردے اور حاجتیں بھی پوری کردے'' (روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت اتنی پیاری ہے کہ اس سے پیار نہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔بے اختیاری کا عالم ہے، میں تو ایک ہی غم میں گھل رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ

مجھے یہ توفیق بخشے کہ اس عظیم جماعت کی جو مسیح موعودؑ کی میرے پاس امانت ہے اس کے حقوق ادا کرسکوں اور اس حال میں جان دوں کہ میرا اللہ مجھے کہہ رہا ہو کہ ہاں تم نے حقوق ادا کر دیئے۔'' (خطبات طاہر جلد سوم صفحہ 374,373)

لندن ہجرت سے ایک دن قبل 28 اپریل 1984ء کو مسجد مبارک ربوہ میں ایک نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔''السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں نے آپ کو یہاں اس لئے نہیں بٹھایا کہ میں نے کوئی تقریر کرنی ہے۔ میں نے آپ کو دیکھنے کے لئے بٹھایا ہے۔ میری آنکھیں آپ کو دیکھنے سے ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔ میرے دل کو تسکین ملتی ہے۔ مجھے آپ سے پیار ہے، عشق ہے۔ خدا کی قسم کسی ماں کو بھی اس قدر پیار نہیں ہوسکتا۔'' (ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر 2004)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو احباب جماعت سے جو محبت تھی اور خاص طور پر اہل پاکستان کے لئے جن کی جدائی کا غم ہر وقت آپ کو بے چین کیے رہتا تھا۔ اس کا ایک معمولی سا اظہار آپ کے اشعار میں نظر آتا ہے آپ فرماتے ہیں۔

جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے　　　شاید کہ یہ آغوشِ جدائی میں پلا ہے

اسیران کے ساتھ تعلق کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

☆...... ہیں کس کے بدن دیس میں پابند سلاسل　　　پردیس میں اک روح گرفتار بلا ہے

☆...... کیا تم کو خبر ہے راہ مولا کے اسیرو　　　تم سے مجھے اک رشتہ جاں سب سے سواء ہے

☆...... کس دن مجھے تم یاد نہیں آئے مگر آج　　　کیا روز قیامت ہے کہ اک حشر بپا ہے

افراد جماعت پاکستان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

☆...... یادوں کے مسافر ہو تمناؤں کے پیکر　　　بھر دیتے ہو دل پھر بھی وہی اک خلا ہے

☆...... سینے سے لگا لینے کی حسرت نہیں مٹتی　　　پہلو میں بٹھانے کی تڑپ حد سے سواء ہے

تو کبھی جلسہ سالانہ uk میں شامل ہونے والے پاکستانی احمدیوں کے ذریعے پیغام بھجواتے ہیں کہ:

☆...... دیار مغرب سے جانے والو دیار مشرق کے باسیوں کو　　　کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

☆...... الگ نہیں کوئی ذات میری تمہی تو ہو کائنات میری　　　تمہاری یادوں سے ہی معنون ہے زیست کا انصرام کہنا

☆ اے میرے سانسوں میں بسنے والو بھلا جدا کب ہوئے تھے مجھ سے　　　خدا نے باندھا ہے جو تعلق رہے گا قائم و مدام کہنا

☆ تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے میری دعائیں تمہاری دولت　　　تمہارے دردالم سے تر ہیں مرے سجود و قیام کہنا

جدائی کے غم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

☆...... میری ایسی بھی ہے ایک روداد غم دل کے پردے پہ ہے خون سے جو رقم

دل میں وہ بھی ہے اک گوشۂ محترم، وقف ہے جوغم دوستاں کے لئے

☆......یاد آئی جب ان کی گھٹا کی طرح ذکر ان کا چلا نم ہوا کی طرح

بجلیاں دل پہ کڑکیں بلا کی طرح رت بنی خوب آہ وفغاں کے لئے

احباب کی یاد کی تڑپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

☆......ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرہ جی کڑا کر کے بیٹھا تھا کہ مت یاد آئے

☆......ناگہاں اور کس بات پہ دل ایسا دکھا میں بہت رویا مجھے آپ بہت یاد آئے

''کینیڈا کے ایک احمدی دوست ایک غیر مسلم پروفیسر ڈاکٹر Gualter کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ سے ملانے کے لئے لندن لے کر آئے۔ پروفیسر صاحب جب حضور رحمہ اللہ سے ملاقات کے بعد باہر آئے تو انہوں نے کہا جب میں نے احمدیوں کے روحانی راہنما سے گفتگو کی تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احمدی ضرور اپنے روحانی سربراہ سے بھرپور محبت کرتے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ ان کا سربراہ احمدیوں سے ان سے بہت بڑھ کر محبت اور پیار کرنے والا ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر 2004 صفحہ 299)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے اختتامی خطاب میں احباب جماعت سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ آپ میں سے جو بھی تکلیف اٹھاتا ہے اس کی مجھے کتنی تکلیف پہنچتی ہے۔ یہی خلافت کا حقیقی مضمون ہے ایک خلیفہ کے دل میں ساری جماعت کے دل دھڑک رہے ہوتے ہیں اور ساری جماعت کی تکلیفیں اس کے دل کو تکلیف پہنچا رہی ہوتی ہیں اور اسی طرح سب جماعت کی خوشیاں بھی اس کے دل میں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ پس اللہ کرے ہمیشہ آپ کی خوشیاں پہنچتی رہیں اور آپ کی تکلیف مجھے نصیب نہ ہو کیونکہ آپ کی تکلیف میری تکلیف ہے۔ (مشعل راہ جلد سوم صفحہ 687)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ایک خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کے خلوص و وفا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ایک ہمارے بہت ہی دلچسپ اور پیار کرنے والے دوست ہیں ان کا خط آیا ہے کہ مجھے تو یہ فکر ہے، ہی نہیں نہ ہوئی تھی کبھی کہ انگلستان کے لوگ خیال نہیں رکھیں گے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کریں گے مجھے تو ایک فکر کھا رہا ہے اور پنجابی میں انہوں نے اس فکر کا اظہار کیا کہ کہیں آپ کو 'مَل ہی نہ لیں'' ...... یہ بہت ہی پیارا اظہار انہوں نے کیا کہ مجھے تو فکر یہ ہے کہ آپ کو کہیں انگلستان کی جماعت مَل ہی نہ لے۔

تو میں ان کو بھی بتاتا ہوں کہ تمام اہل پاکستان کو بھی بتاتا ہوں کہ ''میں تو 'مَلا' جا چکا ہوں۔ میری زندگی میرا اٹھنا بیٹھنا میرا جینا اور میرا مرنا آپ کے ساتھ ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ میں خدا کی راہ کے درویشوں کی محبت کو کبھی بھلا سکوں کوئی دنیا کی طاقت اس محبت کو میرے دل سے نوچ کر باہر نہیں پھینک سکتی۔ کوئی دنیا کی کشش، کوئی دنیا کی نعمت میری نگاہوں کو آپ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف منتقل نہیں کر سکتی۔ لاکھوں خدا کے پیارے ہیں جو مجھے بھی بہت پیارے ہیں، لاکھوں

پیارے ہیں جو آپ کی طرح اپنے امام سے اور مجھ سے محبت کرتے ہیں صرف اس لئے کہ خدا کی طرف سے میں اس مقام پر فائز کیا گیا ہوں لیکن وہ سب محبتیں اپنی جگہ......اے خدا کے در کے فقیرو! جو خدا کی خاطر دکھ دیئے جا رہے ہو تمہاری محبت کا ایک الگ مقام ہے، اس کی ایک عجیب شان ہے، اس کا کوئی دنیا میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔

(خطبات طاہر جلد سوم صفحہ 531, 532)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ ''نہایت پیار سے میں عرض کر دیتا ہوں کہ مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت سے بہت پیار ہے۔'' (خطبات مسرور جلد نمبر 2003ء صفحہ 22)

آپ فرماتے ہیں:۔ ''آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلے کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔'' (روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء)

اپنے پیارے امام کے لئے بہت دعائیں کریں۔ وہ شخص جو ہمارا درد رکھنے والا، ہم سے محبت کرنے والا، ہماری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والا، ہمارے لئے بے چین ہو کر خدا کے حضور تڑپنے والا ہے، اس کی حفاظت اور صحت و سلامتی کے لئے بہت دعائیں کریں۔

قومِ احمد! جاگ تو بھی جاگ اُس کے واسطے
اَن گِنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا ۝

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذارساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اِس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''وہ خدا جس نے افضل الرسل اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا میں بھیجا تھا۔ اس نے یہ اعلان بھی کروایا تھا کہ آپ کی شریعت ہمیشہ اور دائمی رہنے والی شریعت ہے۔ آپؐ کی وفات کے بعد اُمّت پر کچھ ابتلا تو آئیں گے لیکن جیسا کہ حدیث سے بھی واضح ہے آخر مسیح محمدی کی آمد کے بعد اس اسلام کے غلبہ کا ایک نیا دور شروع ہوگا جو تا قیامت چلے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلادے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کردیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت

تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کوتمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔......مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوااور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے“۔(رسالہ الوصیت ۔روحانی خزائن جلد 20صفحہ 305-306۔مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی حالت پیدا کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت سے فیض پاتے رہیں گے۔ایسے لوگ ہوں گے جو خلافت کی حفاظت کرنے والے ہوں گے اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہوگی۔ اور یہ فیض اور حفاظت کے نظارے تبھی نظر آئیں گے جب اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھامیں گے۔...... جب یہ ہوگا تو پھر بے فکر ہو جائیں کہ خدا ان کے آگے بھی ہوگا، پیچھے بھی ہوگا، دائیں بھی ہوگا اور بائیں بھی ہوگا اور کوئی نہیں جو انہیں نقصان پہنچا سکے“۔

جماعت احمدیہ سے باہر بھی بعض لوگ قیام خلافت کے لئے کوشاں ہیں۔ان کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:”اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیّت ہو تو آؤ اور مسیح محمدؐ کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ۔ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کرسکو گے،تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کرسکیں گی۔قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔

یہ دور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔یہ مَیں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔انشاء اللہ۔اور کوئی نہیں جو اس دَور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا رہے گا۔

پس خلافت احمدیہ کے ساتھ جو ترقی وابستہ کی گئی ہے...... یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اور ہر وہ شخص جو خلافت سے جڑُا رہے گا، جو اپنے ایمان اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے گا اُسے اللہ تعالیٰ ان انعامات کے نظارے کرائے گا جو خلافت کے ساتھ رہنے سے ہر فرد جماعت پر بھی ہوں گے۔اور اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو بھی ایسے افراد عطا فرماتا رہے گا جو اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں گے۔جو قیام و استحکام خلافت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینے

والے ہوں گے۔ جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ خود خلافت کی محبت سے بھر دے گا اور بھر رہا ہے اور بھرا ہوا ہے۔ اور میں تو ایسے نظارے روزانہ ہر قوم اور ہر ملک میں دیکھ رہا ہوں۔

پس اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو!...... یہ 27 رمئی کا دن ہمارے اندر ایک نئی روح پھونک دے، ایک ایسا انقلاب برپا کر دے جو تا قیامت ہماری نسلوں میں یہی انقلاب پیدا کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا اس دور میں ہمیں داخل کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں بننے کی ہم کوشش کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

ہم اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر جو خلافت کی صورت میں اس نے ہم پر کیا اپنی روحانی ترقی کی نئی منزلوں کی نشاندہی کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر، خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیار بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ اس احسان کے شکرانے کے طور پر اپنوں اور غیروں میں پیار اور محبت کے نغمے بکھیرتے چلے جائیں۔ یقیناً یہی نیکیاں اور شکرگزاری ہمارا مطمح نظر ہونی چاہئیں۔ یقیناً پیار اور محبت کے سوتے ہمارے دلوں سے پھوٹنے چاہئیں۔ یقیناً عہد وفا کے نئے نئے راستوں کا تعین ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اور جب یہ ہوگا تو ہم اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر کرنے والے ٹھہریں گے۔ جب یہ ہوگا تو ہم دائمی خلافت کے فیض سے فیضیاب ہونے والے بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور فضلوں کی نہ ختم ہونے والی بارشیں ہم پر برسیں گی۔

پس اے میرے پیارو اور میرے پیاروں کے پیارو! اٹھو آج اس انعام کی حفاظت کے لئے نئے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کود پڑو کہ اسی میں تمہاری بقا ہے، اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 27 رمئی 2008ء)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذاءرساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اور یہ فرما کر آپ (ﷺ) خاموش ہو گئے۔ (مشکوۃ المصابیح۔کتاب الرقاق)

حَضْرَتْ اَقْدَسْ مَسِیْح مَوْعُوْد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں:

سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور

بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہوجائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ (20/305.306)

حَضرَت خَلِيفَةُالْمَسِيحِ الاوّل رَحِمَهُ اللّٰهُ فرماتے ہیں:

یہ خدا ہی کا دست قدرت ہوتا ہے جو کہ ایک نبی کا قائمقام کسی کو بناتا ہے۔ان پر مشکلات آتی ہیں مگر خدا بدلہ دیتا ہے۔ان لوگوں میں تعظیم لِاَمرِ اللّٰہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ دونوں کمالات ہوتے ہیں- خدا کی کاملہ صفات کے یہ لوگ گرویدہ ہوتے ہیں اور مخلوق کی بے ثباتی اور لا شے ہونا ان کو بتلاتا ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہے-(خ-ن 175.176)

حَضرَت خَلِيفَةُالْمَسِيحِ الثَّانِي نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کھڑا ہونا اور چلنا،تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔ بے شک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اس جگہ پر کھڑا ہوں۔ ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر جاتا ہے۔ جو میرا جوا اپنی گردن سے اُتارتا ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کا جوا اُتارتا ہے۔اور جو اِن کا جوا اُتارتا ہے وہ رسول کریم ﷺ کا جوا اُتارتا ہے۔اور جو آنحضرت ﷺ کا جوا اُتارتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا جوا اُتارتا ہے۔ میں بے شک انسان ہوں خدا نہیں ہوں مگر میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔(خ-م 18/377)

فرمایا: خلافت کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اُس وقت سب سکیموں،سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔(خ-م 17/74)

نیز فرمایا: اے میری عزیز قوم اور اے خدا کے فرستادہ کی مقدس جماعت! تمہاری بہبودی اور بہتری کا خیال میرے دل کو ہر وقت فکر مند رکھتا ہے۔اور تمہاری محبت ہمیشہ مجھے بدگمانیوں میں مبتلا رکھتی ہے کہ ''عشق است و ہزار بدگمانی''۔اے کاش میں اپنی آنکھوں سے تم کو وہ کچھ دیکھ لوں جو میں دیکھنا چاہتا ہوں۔اے کاش تمہارا ایمان اور تمہارا یقین اور تمہارا ایثار اور تمہارے اخلاق اور تمہارا تمدن اور تمہارا علم اور تمہارے عمل اور تمہاری قربانیاں ایسی ہوں بلکہ اس سے بڑھ کر جو میں دیکھنی چاہتا ہوں۔اے کاش تم زمانہ کی دست بُرد سے محفوظ رہو۔اے کاش تم ہر قسم کے فتنوں سے بچے رہو۔خدا تعالیٰ تم میں ہمیشہ وہ لوگ پیدا کرتا رہے جن کے دل تمہاری خیر خواہی اور محبت کے جذبات سے پُر ہوں۔اور جن کے افکار تمہاری بہتری کی تجاویز میں مشغول۔تم یتیموں کی طرح کبھی نہ چھوڑے جاؤ اور سورج تم پر لاوارثی کی حالت میں کبھی نہ چڑھے۔تم خدا کے پیارے ہو اور خدا تمہارا پیارا ہو۔اے خدا! تو ایسا ہی کر اور زندگی اور موت میں مجھے ایسا ہی رکھ۔(ا-ن 8/437)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص بڑا کمزور ہے کیونکہ یہ عاجزی اختیار کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا کچھ ایسا جلوہ ظاہر ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو بھی اور دنیا کی ساری مخلوق کو بھی مردہ سمجھتے ہیں نہ ہی اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہیں، نہ دنیا کو کچھ سمجھتے ہیں اور اس عجز کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی اعجازی قدرت کا مظہر بن جاتے ہیں گویا ایسے لوگوں کے لئے فنا اور نیستی کے مقام سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک چشمہ پھوٹتا ہے۔ اس لئے دنیا کی کوئی طاقت انہیں مرعوب نہیں کر سکتی انہیں ساری دنیا کے مال بھی کوئی لالچ نہیں دے سکتے۔ جب خدا کا یا اس کے دین کا معاملہ ہو تو کسی دوسرے کے سامنے ان کا سر جھکا نہیں کرتا... پھر دنیا ان کے پاؤں کی خاک بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ان کا مربی اور معلم ہوتا ہے۔ (خ۔ر 1/493.494)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میرا ساری زندگی کے تجربے کا نچوڑ یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی ہدایت پر اگر آپ اخلاص کے ساتھ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دیں گے خواہ آپ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے تو آپ کے کاموں میں غیر معمولی برکت پڑے گی اور اگر آپ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے بھلائیں گے تو پھر آپ کے کاموں میں سے برکت اٹھ جائے گی۔ (خ۔ط 6/733)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا جسے خدا یہ کرتا پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اُس سے اُتار سکے یا چھین سکے وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے۔ اُسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اُس کے شامل حال رکھتا ہے اور اُس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اُس کا درد رکھنے والا اُس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اُس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔ (الف۔ف۔ر 30 مئی 2003ء)

فرمایا: آج جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے، جو پیشگوئی فرمائی ہے، جس کا اعلان زمانے کے امام کے ذریعہ سے کروایا وہ ہر آن اور ہر لحہ ایک نئی شان سے پورا ہو رہا ہے۔ چاہے وہ خلافتِ اولیٰ کا دور تھا جس میں بیرونی مخالفتوں کے علاوہ اندرونی فتنوں نے بھی سر اُٹھانا شروع کر دیا تھا۔ یا خلافت ثانیہ کا دور تھا جس میں انتخابِ خلافت سے لے کر تقریباً آخر تک جو خلافتِ ثانیہ کا زمانہ تھا مختلف فتنے اندرونی طور پر بھی اُٹھتے رہے۔ جماعت کا ایک حصہ علیحدہ بھی ہوا۔ پھر بیرونی مخالفتوں نے بھی شدید حملوں کی صورت اختیار کر لی لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ پھر خلافتِ ثالثہ میں بھی بیرونی حملوں کی شدت اور بعض اندرونی فتنوں نے سر اُٹھایا لیکن جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ اور جماعت کو خلافتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی بڑھاتی رہی۔ پھر خلافتِ رابعہ کا دور آیا تو دشمن نے ایسا بھرپور وار کیا

کہ اُس کے خیال میں اُس نے جماعت کو ختم کرنے کے لئے ایسا پکا ہاتھ ڈالا تھا کہ اُس سے بچنا ناممکن تھا، کوئی راہِ فرار نہیں تھی۔ لیکن پھر حضرت مسیحِ موعود (آپ پر سلامتی ہو) کے الفاظ اپنی شان کے ساتھ پورے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور ظاہر کرے گا اور وہ ہوئی۔ اور اُس زبردست قدرت نے اُن مخالفین کی خاک اُڑادی۔ پھر خلافتِ خامسہ کا دور ہے۔ اس میں بھی حسد کی آگ اور مخالفت نے شدت اختیار کرلی۔ کمزور اور نہتے احمدیوں پر ظالمانہ حملے کر کے خون کی ایسی ظالمانہ ہولی کھیلی گئی جنہیں دیکھ کر یہ فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ یہ انسانوں کا کام ہے یا جانوروں سے بھی بدتر کسی مخلوق کا کام ہے۔ پھر اندرونی طور پر جماعت کے ہمدرد بن کر جماعت کے اندر افتراق پیدا کرنے کی بھی بعض جگہ کوششیں ہوتی رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت کی زبردست قدرت اس کا مقابلہ کرتی رہی اور کر رہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا مقابلہ کر رہا ہے۔ میں تو ایک کمزور ناکارہ انسان ہوں۔ میری کوئی حیثیت نہیں لیکن خلافتِ احمدیہ کو اُس خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے جو قادر و توانا اور سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 27 مئی 2011)

نیز فرمایا: یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 21 مئی 2004ء)

اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو خلافت کی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○(النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: **مَا مِنْ نُبُوَّةٍ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔**
دنیا میں کوئی بھی نبوت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد خدا تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم نہ کیا ہو۔ (کنز العمال)

حَضْرَتْ اَقْدَسْ مَسِيْح مَوْعُوْد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا **وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا**۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دیں گے۔ (20/304.305)

حَضْرَتْ خَلِيْفَةُ الْمَسِيْحِ الثَّانِي نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ فرماتے ہیں: خلافت کی دو ہی اغراض ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ جماعت پراگندہ نہ ہو، جماعت کو تفرقہ سے بچایا جائے اور اُن کو ایک مرکز پر جمع کیا جائے۔ یہی تفرقہ کو مٹانے، پراگندگی کو دور کرنے کے لئے ایک خلیفہ کی ضرورت ہوتی ہے نیز اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جماعت کی طاقت متفرق طور پر رائیگاں نہ جائے بلکہ اُن کو ایک مرکز پر جمع کر کے اُن کی قوت کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ (خ۔م:4/421)

ہمارے پیارے امام سَیِّدُنا حضرت خَلِیْفَۃُ الْمَسِیحِ الْخَامِسْ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت (ﷺ) کے ذریعہ حقیقی مومنین کو یہ خوشخبری دی تھی کہ مسیح ومہدی کے اِس دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد دشمن کی خوشی عارضی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کی چادر میں اس مسیح ومہدی کے غلاموں کو لپیٹ لے گا۔......

......پس یہ حالت ہم نے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت پر اُس وقت بھی دیکھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ایک ایسی حالت طاری ہوئی جس نے ہر ایک دل کو ہلا کر رکھ دیا، ہر ایک احمدی کو ہلا کر رکھ دیا۔ دشمن نے خوشی کے شادیانے بجائے کہ اب یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اپنے انجام کو پہنچی کہ پہنچی... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر دشمنوں نے ہر طرح کوشش کی اور پوری قوت سے کوشش کی کہ احمدیت کے اِس پودے کو ختم کردیں اور اِس کے لئے ہر حربہ اُنہوں نے استعمال کیا لیکن وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ **غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ** کہ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔ پس یہ دشمن کی بھول تھی کہ جو یہ سمجھتے تھے کہ احمدیت کا پودا اپنی ابتدائی حالت میں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نعوذ باللہ یہ ختم ہوجائے گا... اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ فرمایا تھا کہ ”میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں“۔ یہ الہام ہر دن بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا چلا جارہا ہے۔......جس کا پہلا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ہوا جب مومنین کی تسکین کے سامان فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر تمام جماعت کو جمع کردیا۔ اُس وقت غیروں کا خیال تھا کہ اس اسّی سالہ بوڑھے نے جماعت کو کیا سنبھالنا ہے ... غیروں کی خواہش کہ جماعت کو ٹوٹا ہوا دیکھیں تو پوری نہ ہوئی اور نہ ہوسکتی تھی لیکن اندرونی خطرے بعض منافقین یا اُن کے ہاتھوں کھلونا بننے والوں کی وجہ سے اُٹھتے رہے اور جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو اُن کا علم ہوا آپؓ اُن کا پُر حکمت اور سختی سے نوٹس لیتے رہے... پھر آخر **کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ** کے مطابق 13 مارچ 1914ء کو آپ اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔ اُس وقت جماعت میں پھر ایک زلزلہ کی سی کیفیت تھی... اور 14 مارچ 1914ء کو خلافتِ ثانیہ کا انتخاب ہوا اور دو ہزار کے مجمع میں... حضرت میاں صاحب یعنی حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ کے نام کی آوازیں آنے لگیں اور لوگوں نے ایک دوسرے کے سروں پر سے پھلانگتے ہوئے بے تاب ہوکر حضرت صاحبزادہ مرزا محمودؓ احمد کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی کوشش کرنی شروع کردی۔ اس نظارہ کے بیان کرنے والے لکھتے ہیں کہ یوں لگتا تھا کہ فرشتے لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے اس انتخاب کی طرف لا رہے ہیں۔ آخر یہ نظارہ دیکھ کر خلافت کے منکرین جو انجمن اور انجمن کے پیسے کے مالک تھے وہاں سے غائب ہوگئے اور یوں اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وعدہ کے مطابق خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ جماعت کو تمکنت عطا فرمائی اور اُن کے خوف کو امن میں بدلا... آخر الٰہی تقدیر کے مطابق جب آپ نومبر 1965ء میں اِس دنیا سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کا جلوہ دکھایا... جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ موجود ہو تو پھر فوراً

ہی خدا تعالیٰ خوف کو امن میں بدل دیتا ہے۔ چنانچہ یہی نظارہ ہم نے خلافتِ ثالثہ کے دور میں دیکھا۔...... پھر 1982ء کا سال آیا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی ہم سے رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی جماعت کو سہارا دیا اور خلافتِ رابعہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ آپ کے وقت میں جماعتی ترقی کا ایک اور نیا دور شروع ہوا۔ دشمن جماعت کی ترقی کو دیکھ کر حواس باختہ ہوا اور خلافت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔ جماعت کا سر کچلنے کی اپنے زعم میں کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیاروں کا ساتھ دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو معجزانہ طور پر دشمن کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملاتے ہوئے یہاں پہنچا دیا۔ اور دشمن جو خلافت کا سر کچلنا چاہتا تھا اُس کو اللہ تعالیٰ نے اِس طرح کچلا کہ اُس کے جسم کا ایک ذرّہ بھی باقی نہیں بچا... بہرحال خلافتِ رابعہ کا سنہری دور جماعت کو نئے نئے راستوں کی نشاندہی کرتا ہوا اپریل 2003ء تک الٰہی منشاء کے مطابق رہا اور جماعت آپؒ کی وفات پر ایک بار پھر خوف کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوئی... اور خلافتِ رابعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر جماعت کے امن کے سامان پیدا فرما دیے... سو قدرتِ ثانیہ کا پانچواں دور بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ایک نیا باب ہے۔ دشمن پر ایک تازیانہ ہے۔ دشمن کی خوشیوں کو خاک میں ملانے کا ایک ذریعہ ہے۔ آج دشمن کی آنکھ پہلے سے بڑھ کر حسد کی نظر سے جماعت کی ترقیات کو دیکھ رہی ہے۔ کیونکہ یہ خود اِس بات کو حسرت سے دیکھتے ہیں کہ تمام تر مخالفتوں کے باوجود جماعتِ احمدیہ خلافت کے سایہ تلے ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ چونکہ یہ لوگ، یہ مخالفین خود اِس بات کو حسرت سے دیکھتے ہیں کہ تمام تر مخالفتوں کے باوجود جماعت احمدیہ خلافت کے سایہ تلے ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کی وارث بنتی چلی جارہی ہے کہ میں مومنین میں خلافت قائم کروں گا، اللہ تعالیٰ جماعت کو تمکنت عطا کرتا چلا جارہا ہے۔ ہر روز اس کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جارہی ہیں... مومنین کے ہر خوف کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ خلافت کی ڈھال کی وجہ سے اپنے تحفظ میں رکھے ہوئے ہے۔ باوجود دشمنوں کی تمام تر کوششوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کونہ کونہ میں اس حبل اللہ کو پکڑنے کی وجہ سے احمدی پہنچا رہا ہے اور بھولی بھٹکی انسانیت کو آنحضرت (ﷺ) کے جھنڈے تلے لا رہا ہے تاکہ وہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں۔ ...... خلافتِ خامسہ کے انتخاب اور بیعت کے نظارے MTA نے تمام دنیا کو دکھائے جن باتوں کا یہ حسرت سے ذکر کر رہے ہیں۔ خلافتِ خامسہ کے انتخاب کے وقت دنیا نے دیکھا کہ کس طرح جماعت نے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر وحدت کا مظاہرہ کیا۔ ان میں سے بعض نے برملا تسلیم بھی کیا کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ لگتی ہے۔ لیکن اِس بات نے اُن کو اصلاح کی طرف مائل کرنے کی بجائے حسد میں اور بڑھا دیا... اے دشمنانِ احمدیت! میں تمہیں دوٹوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیت ہو تو آؤ اور مسیح محمدی کی غلامی قبول کرتے ہوئے اُس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کر سکو گے۔ تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم

نہیں کر سکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو... یہ دور جس میں خلافتِ خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔ میں تو جب اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔ میں تو ایک عاجز، ناکارہ، نااہل پُر معصیت انسان ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ کی مجھے اس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی۔ لیکن یہ میں علیٰ وجہِ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اِس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اِس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رُکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا رہے گا... پس خلافتِ احمدیہ کے ساتھ جو ترقی وابستہ کی گئی ہے اور جس کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں بھی فرمایا ہے یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اور ہر وہ شخص جو خلافت سے جڑا رہے گا، جو اپنے ایمان اور اعمالِ صالحہ میں ترقی کرے گا اُسے اللہ تعالیٰ اُن انعامات کے نظارے کرائے گا جو خلافت کے ساتھ جڑے رہنے سے ہر فردِ جماعت پر بھی ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ خلافتِ احمدیہ کو بھی ایسے افراد عطا فرماتا رہے گا جو اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں گے جو قیام و استحکامِ خلافت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینے والے ہوں گے۔ جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ خود خلافت کی محبت سے بھر دے گا اور بھر رہا ہے اور بھرا ہوا ہے۔

(خطاب فرمودہ بمقام Excel سینٹر لندن 27 مئی 2008ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی نعمت سے تا قیامت متمتّع فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اُس کو اُٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اُس نعمت کو بھی اُٹھالے گا۔ پھر اُس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اُسے بھی اُٹھالے گا۔ اُس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ (مشکوۃ المصابیح۔ کتاب الرقاق باب التحذیر من الفتن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اُس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِنو اُس خلیفہ کے ذریعہ اِصلاح و اِستحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا؟ اِس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے۔ (م-5/524.525)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چونکہ خلافت کا انتخاب عقلِ انسانی کا کام نہیں۔ عقل نہیں تجویز کرسکتی کہ کس کے قُویٰ قوی ہیں۔ کس میں قوتِ انتظامیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔ اِس لئے جنابِ الٰہی نے خود فیصلہ کردیا ہے **وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ** خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ (ح-ف 3/225)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں: خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحبؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اِس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اُنہیں ہم بناتے ہیں۔ (ا۔ن۔2/11) **فرمایا:** اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کے ہاتھ میں جزا اور سزا ہے اور ذلّت اور عزّت ہے کہ میں اُس کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں۔ (مکتوب 12 اکتوبر 1937ء بحوالہ الفضل ربوہ 24 ہجرت 1465)

نیز فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہتا ہوں کہ میں نے حصولِ خلافت کے لئے کوئی منصوبہ بازی نہیں کی میرے مولیٰ نے پکڑ کر مجھے خلیفہ بنا دیا ہے۔ میں اپنی لیاقت یا خدمت تمہارے سامنے پیش نہیں کرتا کیونکہ میں الٰہی کام کے مقابلہ میں خدمات یا لیاقت کا سوال اُٹھانا حماقت خیال کرتا ہوں اللہ بہتر جانتا ہے کہ کوئی کام کس طرح کرنا چاہیئے۔ خدا نے جو کچھ کیا ہے اُسے قبول کرو۔ (ا۔ن 2/332) **نیز فرمایا:** اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کر سکے خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کرتا۔ اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہوسکتی اور اگر سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک کر دیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آسکتا۔ جیسے نبی اکیلا بھی نبی ہوتا ہے اسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے۔ خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اگر اُسی کی مدد میرے شاملِ حال نہ ہو تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے اُس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گی۔ میرا فرض ہے کہ جماعت کو متحد رکھوں اور اُنہیں متفرق نہ ہونے دوں اِس لئے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کرنا میرا کام ہے اور انشاء اللہ آسمان سے میری مدد ہوگی۔ (ا۔ن 2/18)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں جو عاجز بندہ ہوں اور اپنے اندر کوئی خوبی نہیں پاتا لیکن اِس کرسی کی عظمت پہچانتا ہوں جس پر اِس ذرّہ حقیر کو خدا نے اپنی حکمتِ کاملہ سے بٹھایا ہے اِس عظیم ذمہ داری کو نبھانا آسان کام نہیں نہ کسی انسان کے بس میں ہے۔ ہر لمحہ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد اور اُس کی نصرت ساتھ نہ دے تو خلافت کی ذمہ داری نہیں نبھائی جاسکتی۔ آپ دعائیں کرتے رہا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے اِس ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق عطا کرے تا کہ دنیا میں جو اسلام کے غلبہ کی ایک مہم جاری ہوئی ہے وہ بھی تکمیل کی منازل طے کرتی ہوئی جلد تر اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ جائے اور آپ کا اپنا بھی یہ فائدہ ہے کیونکہ اس خلافت... کو آپ کے خوف اور خطر کو اور پریشانیوں کو دور کرنے کا ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے۔ (خ۔الف۔ر 1/344)

فرمایا: درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا اُس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے اُس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے... مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر

ہمیشہ تو اِس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے لیکن خلافت رہ سکتی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی در حقیقت خلافت اسلام کی اُن برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعود دوبارہ دنیا میں لائے تھے۔(خ۔ر3/98)**فرمایا:** پس میں خلیفہ اِس لئے نہیں ہوں کہ تم میں سے کسی گروہ نے مجھے منتخب کیا ہے۔ میں خلیفہ اِس لئے ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور خلیفہ بنایا۔(خ۔ر4/96)

حَضرَت خَلِیْفَةُالْمَسِیْحِ الرَّابِع رَحِمَهُ اللّٰهُ فرماتے ہیں: خلیفہ خدا بناتا ہے۔ آدمی کے بنائے ہوئے اور خدا کے بنائے ہوئے System (نظام) میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے۔ (م۔ش۔ر3/163)**فرمایا:** میری ذات کی تو کوئی حقیقت نہیں۔ ناقابلِ بیان ہے وہ کیفیت جب میں اپنی ذات پر غور کرتا ہوں اور اپنی بے بساطی کو پاتا ہوں، اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اللہ ہی جانتا ہے کہ میرے دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ لیکن خدا نے منصبِ خلافت پر مجھے مقرر فرمایا۔ (خ۔ط1/55)

ہمارے پیارے اِمام سَیّدُنا حضرت خَلِیْفَةُالْمَسِیْحِ الْخَامِسْ اَیَّدَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِنَصْرِهِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں:
اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خلافت کے منصب پر فائز کیا کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اُس کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اُس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں لیکن خدا تعالیٰ دنیا کا محتاج نہیں ہے... میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں، اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اُس وقت ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 21 مئی 2004ء)

فرمایا: ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اُس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے خدا یہ کرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اُس سے اُتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اُس کو چن کر اُس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اُس کا وجود دنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اُس کے شاملِ حال رکھتا ہے اور اُس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اِس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اُس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اُس کا درد رکھنے والا، اُس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اُس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔ (الف۔ف۔ر30 مئی 2003ء)

نیز فرمایا: آج جب دنیا لہو ولعب میں مبتلا ہے اور کوئی اُن کی راہنمائی کرنے والا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی ایک واحد جماعت ہے جو خلافت کے جھنڈے تلے اپنی سمتیں درست کرتی رہتی ہے۔ یہ یقیناً ایسا انعام ہے جس کے شکر کا حق تو ادا نہیں ہو سکتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم شکر ادا کرنے کی کوشش بھی کرتے رہو گے، صرف زبانی نہیں بلکہ عملوں کی درستگی کی کوشش کی صورت میں تو تب بھی مَیں اپنے انعامات سے تمہیں نوازتا رہوں گا۔ پس اِس کے لئے دعا بھی کرتے رہیں۔ آپ میرے لئے دعا کریں اور مَیں آپ کے لئے دعا کروں تا کہ یہ شکر گزاری کے جذبات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کبھی ختم نہ ہوں اور ہر آن اور ہر لمحہ بڑھتے چلے جائیں۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 30 مئی 2008ء)

آپ **اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز** فرماتے ہیں: جب سب مل کر خلافتِ احمدیہ اور خلیفۂ وقت کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچنے والی ہوگی کیونکہ امام اور جماعت کی دعائیں ایک سمت میں چل رہی ہوں گی، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگ رہی ہوں گی۔ تو جب ایک سمت میں چل رہی ہوں گی تو دعائیں کرنے والوں کی سمتیں بھی ایک طرف چلتی رہیں گی۔ اُن کو بھی یہ خیال رہے گا کہ جب ہم دعا کر رہے ہیں تو ہمارے عمل بھی ایسے ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوں، اُس سمت میں جا رہے ہوں جہاں خلیفۂ وقت اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں جانا چاہئے یا خلیفۂ وقت اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں لے جانا چاہتا ہے۔ اگر اِس احساس کے ساتھ دعا کر رہے ہوں گے تو اپنی اصلاح کی بھی ساتھ ساتھ توفیق ملتی رہے گی اور امام کے لئے نگرانی کا کام بھی آسان ہو رہا ہوگا۔ پس اس نکتہ کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ جہاں امام کی ذمہ داری ہے کہ انصاف قائم کرے اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق جماعت کی تربیت کی طرف توجہ دے، اُن کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرے، اُن کے لئے دعائیں کرے وہاں افرادِ جماعت کو بھی اِس احساس کو اپنے اندر قائم کرنا ہوگا کہ اگر ہمیں خلافت سے محبت ہے تو ہم بھی اپنی حالتوں کو دیکھیں اور اُن کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اُس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس پر خدا اور رسول کے حکموں کے مطابق ہماری زندگی چلنی چاہئے یا جس طرف ہمیں خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 06 اپریل 2007ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی جملہ برکات کا وارث بنائے۔ (آمین)

خلافت

- ☆ خلافت حقہ اسلامیہ
- ☆ 27رمئی کا تاریخی دن
- ☆ خلافت احمدیہ
- ☆ خلیفہ خدا بناتا ہے
- ☆ برکات خلافت
- ☆ خلافت کی اہمیت وبرکات
- ☆ خلافت کی اہمیت وبرکات (2)
- ☆ خلافت احمدیہ (2)

Scanned by CamScanner

☆ جناب صدر اور معزز سامعین میری تقریر کا عنوان ہے

خلافت حقہ اسلامیہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ آمَنُوا مِنکُمۡ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُم فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِن قَبۡلِھِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُم مِّن بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡناً یَعۡبُدُونَنِی لَا یُشۡرِکُونَ بِی شَیۡئاً وَمَن کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفَاسِقُونَ ٥

(النور:56)

اس آیت کے متعلق تمام پچھلے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافت اسلامیہ کے متعلق ہے۔اسی طرح صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدین بھی اس کے متعلق گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتابوں میں اس آیت کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ آیت خلافت اسلامیہ کے متعلق ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے خلافت حقہ اسلامیہ کو قائم رکھنے اور اس کے حصول کی کوشش کرنے والو! تم سے اللہ ایک وعدہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تم میں سے زمین میں اسی طرح خلفاء بناتے رہیں گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلفاء بنایا اور ہم اس کے لئے اسی دین کو جاری کریں گے جو ہم نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور اگر ان پر کوئی خوف ہوگا تو ہم اس کو تبدیل کر کے امن کی

آواز کو ترقی دی جائے تو صحت جسمانی کو بھی مدد پہنچتی ہے۔

Scanned by CamScanner

حالت لے آئیں گے۔لیکن ہم بھی ان سے امید کرتے ہیں کہ وہ توحید کو ہمیشہ دُنیا میں قائم کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ اسلام کی توحید حقہ کی اشاعت کرتے رہیں گے۔ خلافت کے قائم ہونے کے بعد خلافت پر ایمان لانے والے لوگوں نے خلافت کو ضائع کر دیا تو فرماتا ہے مجھ پر الزام نہیں ہوگا اس لئے کہ میں نے ایک وعدہ کیا ہے اور شرطیہ وعدہ کیا ہے۔اس خلافت کے ضائع ہونے پر الزام تم پر ہوگا اور نہ صرف تم خلیفہ کی اطاعت سے نکل جاؤ گے بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل جاؤ گے اور میرے باغی بن جاؤ گے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی۔اس کے بعد ظالم حکومت ہوگی پھر جابر حکومت ہوگی یعنی غیر قومیں آ کر مسلمانوں پر حکومت کریں گی۔

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ

پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔یعنی جیسی نبیوں کے بعد خلافت ہوتی ہے ویسی ہی خلافت آخری زمانہ میں پھر جاری کر دی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعے بتایا

خُذُوا التَّوْحِيْدَ يَا اَبْنَاءِ الْفَارِسْ (تذکرہ طبع اوّل صفحہ 232)

کہ اے مسیح موعود اور اس کی ذریت! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو۔

سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توحید کامل احمدیوں میں قائم رکھے گا اور اس کے نتیجے میں ان میں خلافت قائم رہے گی۔اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گزار ہوگی۔

آواز کو ترقی دی جائے تو صحت جسمانی کو بھی مدد پہنچتی ہے۔

Scanned by CamScanner

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں الوصیۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ

’’اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیاں پامال کر کے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔‘‘ (الوصیۃ 7,6)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

’’سو تم کو بھی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے تحت دُعائیں کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو مومن بالخلافت رکھیو اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجیؤ اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو کہ ہم میں سے خلیفے بنتے رہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تا کہ ہم ایک جھنڈے تلے جمع ہو کر اور ایک صف میں شامل ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دُنیا سے لڑتے رہیں اور پھر ساری دُنیا کو فتح کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرا دیں کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعود کی بعثت کی غرض ہے۔‘‘

Scanned by CamScanner

☆ جناب صدر اور میرے عزیز ساتھیو میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔

27رمئی کا تاریخی دن

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں 27رمئی کی خاص اہمیت ہے ۔ اس تاریخ کو یعنی 27رمئی 1908ء کو اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی منشاء کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا تھا۔ 26رمئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وصال فرما کر محبوب حقیقی سے جا ملے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پر نازل شدہ اور آخری الہام (جو 20رمئی 1908ء کو ہوا) پورا ہو گیا کہ

اَلرَّحِیۡلُ ثُمَّ الرَّحِیۡلُ وَالۡمَوۡتُ قَرِیۡبٌ (بدر 28رمئی 1908ء)

یعنی کوچ کا وقت آ گیا! ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔

اگلے روز 27رمئی 1908ء کو حضور علیہ السلام کی نماز جنازہ اور تدفین سے قبل جماعت احمدیہ کے جملہ اکابرین اللہ تعالیٰ کے اذن سے خلافت کے بابرکت آسمانی نظام کے قیام پر متفق ہو گئے اور انہوں نے حضرت الحاج حکیم نور الدین صاحب کی خدمت میں بیعت لینے کی درخواست کی اور اس امر کا اقرار کیا کہ

''حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔''

اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جو دردانگیز تقریر فرمائی اس سے بھی مقام خلافت اور اطاعت خلافت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا

''میری پچھلی زندگی پر غور کر لو میں کبھی امام بننے کا خواہش مند نہیں۔ اگر

سانس پر ہمیشہ قابو رکھنا چاہئے۔

خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اسی خواہش کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں اور قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہوں گا۔ اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے۔ تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں جس نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ یاد رکھو ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس قوم کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی۔''

(بدر 02/جون 1908ء)

حضور کی اس تقریر کے بعد تمام حاضرین وقت احباب نے یک زبان ہو کر اقرار کیا کہ

''ہم آپ کے احکام مانیں گے آپ ہمارے امیر ہیں اور ہمارے مسیح کے جانشین ہیں۔''

چنانچہ اس کے بعد بیعت خلافت ہوئی اخبار الحکم کے ایک غیر معمولی پرچہ میں جو 28/مئی 1908ء کو شائع ہوا۔ سیکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے یہ اطلاع شائع ہوئی کہ

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت حضرت اماں جان کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی

Scanned by CamScanner

والامناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

گویا جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر 27 رمئی 1908ء کو جماعت کا جو سب سے پہلا اجماع ہوا وہ قیام خلافت پر ہوا جس نے جماعت کی وحدت اور اس کی مرکزیت کو ایک واجب الاطاعت امام کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے قائم کر دیا۔ الحمدللہ علی ذالک

نظام خلافت کی برکات اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے زندہ اور تازہ بتازہ نشانات کے ظہور کا ہر احمدی شاہد ہے۔ اس بابرکت آسمانی نظام کے قیام پر آج 100 سال سے زائد کا عرصہ گزر رہا ہے۔ خلافت اولیٰ کے بعد خلافت ثانیہ کا طویل مبارک دور ہم نے دیکھا اور پھر خدا کے فضل سے خلافت ثالثہ کا مبارک دور دیکھا پھر خلافت رابع کا اور آج ہم خلافت خامسہ کے بابرکت دور سے گزر رہے ہیں۔ یہ دور گواہ ہیں اس امر کے کہ جماعت اس بابرکت نظام کے ذریعہ خدا کے فضل سے ہر لحاظ اور ہر جہت سے ترقی کر رہی ہے اور طرح طرح کی مشکلات اور مخالفتوں کے باوجود شاہراہ غلبہ اسلام پر ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ مردوں کے دوش بدوش احمدی خواتین بھی اپنے اخلاص اور اپنی قربانیوں میں برابر ترقی کر رہی ہیں جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس وقت تک صرف یورپ میں ہی کئی عظیم الشان مساجد ایسی تعمیر ہو چکی ہیں۔ الحمدللہ

27 رمئی کا تاریخی دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمارے اتحاد اور ہماری ترقی کا مرکزی نقطہ خلافت ہے۔ اس نقطہ مرکزی کو ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنا چاہئے اور خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ

تلفظ نہایت درست اور فصیح ہونا چاہئے۔

ارشاد ہمارے لئے مشعل راہ ہونا چاہئے کہ

"خدا تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے اور وہی اس کی تائید اور حفاظت کرتا ہے۔۔۔۔۔یہ ازبس ضروری ہے کہ ہم میں اتحاد فکر اور اتحاد عمل ہو اور ہم اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں متحد کیا ہے۔"

(الفضل 24 رمئی 1975ء)

Scanned by CamScanner

صاحب صدر خلافت احمدیہ میری معروضات کا خلاصہ ہے
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ لَّا شَرۡقِیَّۃٍ وَّلَا غَرۡبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ یَہۡدِی اللّٰہُ لِنُوۡرِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ○

(سورۃ النور:36)

ترجمہ:۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس (درخت) کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا نور جب اس دنیا میں ظہور پذیر ہوتا ہے تو کسی نبی کے ذریعے ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ کمال نور تین ذرائع سے ہوتا ہے۔ ایک مشکوٰۃ سے۔ ایک مصباح سے اور زجاجہ سے۔

الفاظ میں تشدید و مد، اضافت اور عطف وغیرہ کا بھی حسن تلفظ کیلئے نہایت ضروری ہے۔

Scanned by CamScanner

مشکوٰۃ وہ جگہ ہے جو دیوار میں بنائی جاتی ہے یعنی طاقچہ۔مصباح شعلے کو کہتے ہیں یعنی صبح کر دینے والا آلہ اور زجاجہ وہ ہے جو اس روشنی کی حفاظت بھی کرتا ہے اور اس کی روشنی دور دور پھیلاتا ہے۔یہی وہ تین چیزیں ہیں جن سے نور اور انتشار نور مکمل ہوتا ہے۔روحانی دنیا میں شعلہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور جن میں وہ نور روشن ہوتا ہے ان چمنیوں سے مراد انبیاء ہیں اور جب انبیاء اس دنیا میں اپنے کام مکمل کر کے وہ اپنی مدت پوری کر کے چلے جاتے ہیں تو حوداث اور دشمنیوں کی آندھیاں اس نور کو اپنے مونہوں کی پھونکوں سے بجھانے کے درپے ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس نور کے شعلے پر زجاجہ رکھ دیتا ہے اور اس کا نور نہ تو شرقی ہوتا ہے نہ غربی، وہ تمام عالمین کے لئے ہوتا ہے۔صرف عورتوں کے لئے ہوتا ہے نہ صرف مردوں کے لئے، کمزوروں کے حقوق کو تلف کیا جاتا ہے نہ طاقتوروں کی رعایت مدنظر رکھی جاتی ہے۔بلکہ حقیقت یہی ہے کہ دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمدن کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلیم نہ کی جائے۔

جب صدر! مضمون تھوڑا سا مشکل ہو جاتا اگر ہم نے خلافت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا نہ ہوتا، دل سے چاہا نہ ہوتا اور جان سے عزیز نہ رکھا ہوتا۔تاریخ بتاتی ہے کہ الٰہی نور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گیا بلکہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے طاقچے کے ذریعے اس کی مدت کو سوا دو سال بڑھا دیا گیا، پھر حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد وہی نور خلافت عمرؓ کے طاق کے اندر رکھ کر ساڑھے دس سال اس کی مدت کو مزید بڑھا دیا گیا، پھر وہی نور عثمانی طاقچے میں رکھا گیا اور بارہ سال اس کی مدت اور بڑھ گئی۔پھر وہی نور علوی طاقچے میں رکھا گیا تو اس کی عمر چار سال نو ماہ مزید لمبی ہو گئی۔اور جناب والا! اس سنت کے عین مطابق جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا کیا گیا تو

عمدہ عمدہ فقرے ہمیشہ از بر کر لینے چاہئے۔

Scanned by CamScanner

وہی نورالٰہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی چمنی میں رکھا گیا جس کو مسیحیت و مہدویت کے نام سے پکارا گیا۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا گئے اور مومن پروانوں کی طرح پراگندہ ہونے لگے، تو اس نورالٰہی کی حفاظت کے لئے نورالدین کو کھڑا کیا گیا۔ گویا نور علی نور کی کیفیت پیدا کردی گئی جو نورالدین پر نور خلافت اتارا گیا اور سنت صدیقی کی یاد تازہ کی گئی۔ وہ شاخیں اور پتے جو سوکھ چکے تھے اس طاقتور مالی نے سرسبز درخت سے کاٹ پھینکے تاکہ اس درخت کا وجود داغدار نہ ہونے پائے اور جب حضرت مولانا نورالدین نے اس دنیا کو سوگوار چھوڑا تو سیدنا محمود اس عزم کو لے کر اٹھے کہ

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

پھر جو بھی خلافت کی راہ میں دشمنی کی غرض سے آیا خس وخاشاک کی طرح بہہ گیا۔ وہ 1934ء کا احراری فتنہ ہو یا 1953ء کا طوفان بدتمیزی، ایسے کافور ہو گئے گویا تھے ہی نہیں۔

وہ تمکنت ملی دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نار بولہبی کو منہ چھپانے کو جگہ نہ ملی۔ پھر سیدنا محمودؓ نے چاند چہرہ چھپایا تو حافظ قرآن نے آواز دی کہ

کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

پھر اسی مہ لقاء کے نور کی بدولت جہالت کی ظلمت 1974ء میں بھی چھٹ گئی اور پھر جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے آنکھ بند کی تو یکا یک ایک آواز بلند ہوئی کہ

بولنے میں فقط وفقہ یاد باؤ سے کام لینا پڑتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ثاقب یہ کرم بھی کیا کم ہے ناصر جو لیا طاہر بخشا
ورنہ دیوانے مرجاتے سر ٹکرا کے دیواروں سے

اور طاہر کے سنگ سنگ یہ قافلہ پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ رواں ہوا۔ یہ دور ی فلیکٹر ثابت ہوا جس نے دنیا کے کونے کونے میں نورالٰہی کو پہنچا کر دم لیا اور تیز گام آگے بڑھتا ہی گیا۔

1984ء کا بہیمانہ آرڈیننس ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکا، تو کیوں؟ اسی لئے کہ اے خدا
''جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا''

اور پھر اسی خلافت کی برکت سے ہمیں ایم ٹی اے نصیب ہوا جس کی بدولت جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت کئی چند ہو گی اور جب حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ہمیں یوں تسلی سے نوازا

اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر

پس اے درخت احمدیت کی سرسبز شاخو! تم اس شمع نور کے رکھوالے بنے رہو کیونکہ جب تک تم اس شمع ہدایت و نور کے ساتھ وابستہ رہو گے خدا تمہیں ترقی پر ترقی اور تمکنت پر تمکنت دیتا چلا جائے گا اور تمہیں کوئی خوف اور کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔

خواہ کسی غرض سے ہو مطالعہ مقدم چیز ہے۔

Scanned by CamScanner

☆ صدر مجلس و معزز سامعین آج میں جس موضوع پر لب کشائی کروں گا وہ ہے

خلیفہ خدا بناتا ہے

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں مومنین کی جماعت سے یہ وعدہ فرماتا ہے کہ

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كما اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِم

یعنی اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں سے یہ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ ضرور ان میں خلیفہ مقرر فرمائے گا جیسا کہ اس نے پہلے لوگوں میں خلیفہ قائم فرمایا

پس جماعت کا اس بات پر ایمان ہے کہ خلیفہ خدا منتخب فرماتا ہے اور یہ کام بظاہر مومنین کا گروہ ہی کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ ان سب کے دلوں کو ایک ایسے وجود کی طرف راہنمائی کر کے لے آتا ہے جسے خدا پسند فرماتا ہے کہ وہ اس کا خلیفہ ہے اور پھر اپنی تائیدات و نصرت سے عوام الناس کو بھی یہ بتلاتا ہے کہ وہ اپنے انتخاب میں برحق ہے۔ پھر ساری دُنیا چاہے زور لگالے لیکن وہ اپنی مدد خلیفہ کے لئے نازل فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی جب سلسلہ کے چند معاندین نے مخالفت کی تو آپ نے بڑے جلال سے یہ مضمون بیان فرمایا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

”خدا نے مجھے جس کام پر مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پروا نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع

بولنے میں اعتدال کا ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

Scanned by CamScanner

نہیں کرے گا۔"

صدرِ مجلس! خلافت ایک ایسا انعام ہے جو آج دنیائے عالم میں کسی دوسرے گروہ کو حاصل نہیں اور نہ حاصل ہوگا۔ آج مختلف اطراف سے یہ آواز آ رہی ہے کہ ایک امام اور ایک خلیفہ ہونا چاہئے اور اسلام میں خلافت کے نظام کی اہمیت وضرورت پر مضامین شائع ہو رہے ہیں اور آئے دن اخبارات میں کبھی کسی شخصیت کا نام امیر المومنین کے طور پر لیا جاتا ہے اور کبھی کسی دوسرے پر اتفاق کیا جاتا ہے لیکن یہ سب آراء عبث ہیں کیونکہ خدا کے رسول نے خلافت کے اس وعدہ کو فرمایا ہے کہ

ثُمَّ تَكُوْنُ الْخِلَافَةَ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّة

یعنی خلافت کا انعام نبوت کے ساتھ ملے گا اور نبوت کا دروازہ اس امت نے اپنے ہاتھ سے بند کر لیا۔ پس کسی خلیفہ پر یہ متفق نہیں ہو سکتے اور نہ یہ نعمت ان کو حاصل ہوگی کیونکہ یہ عطا آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو نصیب ہے۔ باقی ساری دنیا انتشار کا شکار ہے اور یہ اختلاف قائم رہے گا جب تک یہ ایک ہاتھ پر اکٹھے نہیں ہوں گے۔

معزز سامعین! خدا تعالیٰ اپنے خلیفہ کی تائید ونصرت فرماتا ہے اور بیسیوں مواقع پر اپنی مدد کے نظارے دکھا کر مومنوں کے ایمان کو پختہ کرتا ہے کہ وہ بے اختیار کہہ اُٹھتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ چنانچہ انتخاب خلافت ثانیہ کے وقت جب جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ہاتھ پر اکٹھی ہوئی تو مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب جو لاہوری جماعت کے بانی تھے نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ تو کل کا بچہ ہے یہ نظام کس طرح چلائے گا یہ ناکام ہو جائے گا۔ ہم میں سے کوئی اہل علم کیوں نہ خلیفہ منتخب ہوا۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے خلافت کے بعد جس حکمت اور دانشمندی سے اس

فتنہ کا قلع قمع کیا اور آئندہ کے لئے ایسا لائحہ عمل مرتب کیا کہ کبھی خلافت کے خلاف آواز نہ اُٹھ سکی۔ چنانچہ آپ نے خلافت کمیٹی قائم فرمائی اور سب سے پہلے اسی مضمون کو بیان فرمایا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے یہ انسانی نظام نہیں ہے اور اس کی اہمیت اور ضرورت پر آپ نے بیسیوں تقاریر فرمائیں جو آج کتابی شکل میں بھی موجود ہیں اور آپ نے جماعت کو ایسے تنظیمی ڈھانچے میں تبدیل کر دیا کہ ایسی بابرکت تحریکات جاری فرمائیں جنہوں نے آپ کے 52 سالہ دور خلافت میں یہ ثابت کر دیا کہ مومنین کے اس انتخاب کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہے۔ چنانچہ آج مخالفین یہ مشاہدہ خود کر سکتے ہیں کہ وہ آواز جو خلافت کے خلاف اٹھائی گئی اور لاہوری فرقہ کی صورت میں علیحدہ ہوئے آج اُن کے نام لیوا کتنے باقی رہ گئے ہیں اور جماعت دنیا کے 181 ممالک میں پھیل چکی ہے۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں اپنے خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ آپ خوشخبری دیتے ہوئے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ اب (خلافت احمدیہ) کا بال بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اسی شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔“

سامعین پر مقرر کی حرکات وسکنات کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

☆ صدر مجلس و معزز سامعین! میری تقریر کا عنوان ہے

برکات خلافت

ہمارا خلافت پر ایمان ہے

یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے

خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو خلافت جیسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ جس سے آج باقی ساری دنیا محروم ہے۔ خلافت اپنے اندر بہت سی برکات سمیٹے ہوئے ہے۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر اس وقت میں کرتا ہوں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ

کہ اللہ تعالیٰ اس خلافت کے ذریعہ سے دین کو مضبوطی عطا فرماتا ہے۔

جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مشکل کا دور آیا خلفاء احمدیت جماعت کے لئے ایک ڈھال کا کام دیتے رہے اور ہر پُر آشوب دور میں جماعت کی راہنمائی و دلداری فرماتے رہے چنانچہ 1974ء میں جب جماعت کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور مخالفت میں جماعت کے بیسیوں گھروں اور املاک کو نقصان پہنچایا گیا حتیٰ کہ آگیں لگائیں گئیں اور جب بھی کوئی ایسا لُٹا پٹا احمدی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو ملاقات کے بعد اس کے چہرے پر ایسی بشاشت اور طمانیت ہوتی کہ وہ پوری دلی خوشی سے پھر اپنے علاقے میں واپس لوٹ جاتا یہ خلیفۃ المسیح کا بابرکت وجود ہی تھا جو ہر آنے والے احمدی کو تسلی دے رہا تھا اور خود حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا جماعت کے لئے بے چینی کا یہ عالم تھا کہ

Scanned by CamScanner

آپ کئی کئی ہفتے سو نہیں سکے تھے اور جماعت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہے۔ خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان تمام احمدی احباب کے نقصان کو پورا کیا اور آج یہ احباب اربوں کی املاک کے مالک ہیں۔

صاحب صدر! خلافت خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتی ہے چنانچہ جب دشمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد سمجھتے تھے کہ اب اس سلسلہ کا پرسان حال کوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو آگے پھیلانے کے لئے اپنے وعدوں کے موافق قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا نظام جاری فرمایا اور تمام جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی اور اس طرح یہ خلافت کا نظام چلتا رہا یہاں تک کہ آج ہم خلافت خامسہ کے دور دیکھ رہے ہیں۔

2003ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کا اندوہناک سانحہ ہوا تو مخالفین جماعت اس قسم کے بیان بازیوں میں لگ گئے کہ اب یہ جماعت اختلاف کا شکار ہوگئی ہے اور ایک ہاتھ پر اکٹھے نہیں رہ سکے گی تو اللہ تعالیٰ نے اس خوف کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت انتخاب کے ذریعہ ساری جماعت کو پھر ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیا اور خلافت کی نعمت پھر عطا کی اور دشمنوں کی خوشیاں خاک میں ملا دیں۔

خلیفۃ المسیح کا وجود جماعت کے لئے دُعا کرنے والا وجود ہوتا ہے چنانچہ ہر احمدی یہ مشاہدہ کرسکتا ہے کہ اپنی ذاتی ضرورت اور کسی مشکل کے لئے جب بھی خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دُعا کے لئے لکھا گیا اللہ تعالیٰ نے وہ مشکل اپنی جناب سے حل فرما دی۔ پس یہ ایک بہت بڑی برکت ہے جس سے باقی ساری دنیا آج محروم ہے اور اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے اور

تقریر کے وقت دل کی کیفیت چہرہ سے عیاں ہونی چاہئے۔

Scanned by CamScanner

مختلف حلقوں سے یہ آواز اُٹھتی ہے کہ ایک امام اور خلیفۃ المسلمین ہونا چاہئے اور یہ نعمت آج جماعت کو نصیب ہے۔ پس اس نعمت کی قدر کرنا اور اس کا حق ادا کرنا ضروری ہے جو کہ اُس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا جب تک ہم خلیفۃ المسیح کی ہر تحریک اور آواز پر لبیک نہ کہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جماعت کو یہ خوش خبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ اب خلافت احمدیہ کا بال بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا اور کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔“

اللہ تعالیٰ ان برکات سے ہم سب کو فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محنت در حقیقت طبع انسانی کا خلاصہ ہے۔

Scanned by CamScanner

☆ جناب صدر و معزز سامعین! میری تقریر کا عنوان ہے

خلافت کی اہمیت و برکات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔

خلافت وہ عظیم نعمت ہے جس کا وعدہ خدا نے اپنی عظیم کتاب قرآن مجید میں کیا ہے اوراس کے ساتھ وابستہ رہنے والوں کو بے شمار انعامات اوزاکرام دینے کا وعدہ کیا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔

تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اُسے اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ جب چاہے اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذارساں بادشاہت قائم ہوگی جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ کا رحم جوش میں آئے گا اور ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔

آج جبکہ دنیا گمراہی میں مبتلا ہے۔ طرح طرح کے ظلم ستم اس دنیا میں پیدا ہورہے ہیں۔ اس دور میں خدا کی عطا کردہ نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت فی الحقیقت خلافت ہی ہے۔ خلافت ایک ایسا بہتا سمندر ہے کہ جو ایک دفعہ اس میں غوطہ لگاتا ہے وہ اس کی حلاوت اور تروات میں ڈوبتا چلا جاتا ہے اور وہ اس سے باہر نکلنا نہیں چاہتا۔

اثنائے تقریر میں آنکھ بند نہیں کرنی چاہئے۔

Scanned by CamScanner

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب یہ ممکن نہیں کہ خدا اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔'' (رسالہ الوصیۃ)

نظام خلافت کا اسلام کے عالمگیر غلبہ کے ساتھ نہایت گہرا اور زبردست تعلق ہے اور تمام تر ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ خلافت کی بے انتہا برکات ہیں جن کا ہم اپنی روزمرہ زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

اے دوستو! میری آخری نصیحت یہی ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑ واور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جو شخص جماعت سے کٹتا ہے اور اس کے اندر تفرقہ پیدا کرتا ہے وہ اپنے لئے آگ کا راستہ کھولتا ہے۔

پس خلافت کا نظام ایک نہایت ہی بابرکت نظام ہے جس کے ذریعے جماعتی اتحاد اور مرکزیت کے علاوہ جس کی ہر نوزائیدہ جماعت کو بھاری ضرورت ہوتی ہے نبوت کا نور

Scanned by CamScanner

جماعت کے سر پر جلوہ افروز رہتا ہے اور یہ ایک بہت ہی بڑی نعمت اور بڑی برکت ہے۔
خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ اس سرسبز پودے کی شاخوں کے طور پر وابستہ رکھے اور
اس کے ذریعے سے جو برکات مقدر ہیں ہمیں بھی ان کا وارث بنائے۔

محبت کے جذبے وفا کا قرینہ
اخوت کی نعمت ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

گردن کو بالکل سیدھا رکھنا چاہئے۔

Scanned by CamScanner

☆ خلافت کی اہمیت و برکات (2)

جناب عالی!

معاشرہ کسی فرد واحد کا نام نہیں بلکہ بہت سارے افراد مل کر ایک اچھے یا برے معاشرہ کی بنیاد رکھتے ہیں اور پھر اس معاشرہ کو چلانے کے لئے مختلف قوانین اور قواعد بناتے ہیں تا کہ رہنما اصول پر عمل کر کے معاشرہ کی صحت درست رکھی جا سکے اور مادر پدر آزادی دے کر افراد کو گناہوں کی دلدل میں ہی نہ اتار دیا جائے۔ چنانچہ اس تعمیر شدہ معاشرے کو ایک ایسے لیڈر کی ضرورت ہوتی ہے جو اسی قسم کے دوسرے معاشرتی ماحول کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت کر کے ان کو اپنے معاشرے کی خوبیوں سے آگاہ کر سکے اور ان کی خوبیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے معاشرے کی خرابیاں دور کر سکے۔

میری اس مختصر مگر جامع تمہید سے یہ بات آپ کو سمجھ آ گئی ہوگی کہ متفرق طبیعتوں اور اشیاء کو ایک جگہ اکٹھا رکھنے کا وہ رہنما اصول جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے وہ یہی ہے کہ جب تین لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں یا سفر میں چاہے حضر میں، تو وہ اپنے میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ یہ تو دنیاوی نظام ہے اور دنیاوی نظام بھی سردار بنائے بغیر، لیڈر چنے بغیر مکمل اور آسان نہیں ہو پاتا، کجا یہ کہ مذہبی اور خالصتاً دینی نظام کو بغیر کسی راہنما کے چلانے کا دعویٰ یا کوشش کی جائے۔

آپ بالکل درست سمجھے، میری مراد نبوت اور خلافت سے ہی ہے۔ اور یہی میری تقریر کا عنوان ہے اب آپ یہ سمجھیں کہ ایک نبی دنیا میں پاکیزہ اخلاق سے بھرپور معاشرہ قائم کر چکنے اور مختلف طبائع کے لوگوں کو ایک سائے تلے لا چکنے کے بعد جب وفات پا جاتا

ہےتو وہ لوگ جواس پر جان و مال و دل فدا کر چکے ہوتے ہیں، پریشان ہو جاتے ہیں، ان کے گویا دل ٹوٹ جاتے ہیں۔ اب انہیں کسی اور ویسی ہی بلند پایہ شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے جو حسب ضرورت وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ سے نور حاصل کر کے ان کی رہنمائی کر سکے۔ سو، نبی کے بعد اس کی خلافت کی اہمیت اس درخت کی سی ہو جاتی ہے، جہاں ٹوٹے ہوئے دلوں والے، تھکے ماندے ہوئے پیروکاران نبوت، امید و بیم کی کیفیت اور گومگو کی حالت کا شکار ہو کر سایہ تلاش کرتے ہیں کہ اب ہمارا کیا بنے گا؟ تو کیا اللہ تعالیٰ ان کو چھوڑ دیتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ چند لمحے ان کو بے سروسامان چھوڑ کر یہ بتاتا ہے کہ دیکھو نبوت کی کس قدر اہمیت تھی اور ہے، اور اب تم میں نبوت نہیں رہی تو تمہیں کس قدر ضرورت محسوس ہوئی ہے خلافت کی جو علی منهاج النبوة یعنی نبوت کے ہی اصول مدنظر رکھتے ہوئے تمہارے اندر قائم کی گئی ہو۔

تو معزز حاضرین! کوئی معاشرہ، یا مذہبی معاشرہ اور دینی جذبات ایک جسم کی حیثیت رکھتے ہیں تو نبوت کے بعد خلافت اسی جسم میں روح رواں کی حیثیت رکھتی ہے جس کے بغیر ٹوٹے ہوئے دل جوڑے نہیں جاسکتے، پریشانیاں دور نہیں ہوتیں، خوف کو امن میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا، دین کو مضبوط نہیں رکھا جاسکتا اور سب سے بڑی بات یہ کہ لوگوں کو متحد نہیں رکھا جاسکتا۔ ان کے دلوں میں توحید اور رسالت کے بارہ میں اٹھنے والے شکوک کے طوفان کا منہ موڑا جاسکتا۔ اب جبکہ ہمیں خلافت کی اہمیت کا اندازہ پہلے سے بڑھ کر ہو چکا ہے تو آیئے ذرا اس اہمیت کی انگوٹھی میں برکات کے نگینے تلاش کرتے ہیں۔

تاریخ اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کون واقف نہیں کہ لوگ کس طرح مرتد ہونا شروع ہوئے، اندرونی اور بیرونی فتنوں کا آغاز ہوا لیکن حضرت

ہاتھ کے اشارہ سے سوال کیا جاتا ہے، شکریہ ادا ہو سکتا ہے، وعدہ کیا جا سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ابوبکرؓ کی خلافت کی برکت سے وہ فتنے ختم کئے گئے ۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں اسلامی سلطنت کو وہ وسعت حاصل ہوئی کہ آج بھی انگریز مصنفین آپؓ کے دور خلافت کو Golden Age یعنی سنہری دور کہہ کر پکارتے ہیں ۔ حضرت عثمان غنیؓ کی بدولت قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا۔ حضرت علیؓ نے خوارج کا فتنہ ختم کیا جنہوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا تھا۔ ہم میں سے کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ تو ایسی باتیں ہیں جو ہماری دیکھی بھالی نہیں ہیں بلکہ صرف سنی سنائی یا پڑھی پڑھائی ہیں تو میں ان کو آج کے دور میں قائم ایک ایسی جماعت کی خلافت کی مثال دیتا ہوں جو بالکل اسی خلافت راشدہ کی طرح علیٰ منھاج النبوۃ یعنی نبوت کے طریق پر قائم ہے۔ بالکل اسی طرح آج ہم سب میں اتحاد ہے، ہم ایک ہاتھ کے اشارہ پر اٹھتے ہیں اور ایک اشارہ پر بیٹھتے ہیں ایک ہی امام ہے جو ہمارا روحانی پیشوا ہے اور جناب عالی! یہ اتحاد ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ آج جبکہ ساری دنیا میں بدامنی ، بے اطمینانی اور افراتفری کا سماں ہے لیکن اس سے ہٹ کر ہم احمدی خدا کے فضل محض سے خلافت کی برکت سے پرسکون اور امن سے رہ رہے ہیں اور اس سے بڑی برکت اور کیا ہوگی کہ ہم سب ایک دوسرے کے اس قدر قریب ہیں کہ گویا ایک ہی جسم کے مختلف اعضاء۔

اللہ تعالیٰ اس خلافت کی شان کو بڑھاتا چلا جائے اور اسے اپنے وعدوں کے مطابق تاقیامت قائم رکھے۔ آمین

مقرر کائنات کو باریک بینی کے ساتھ مطالعہ کرنے کی عادت ڈالے۔

Scanned by CamScanner

☆ معزز سامعین اور جناب صدر! میری تقریر کا موضوع ہے

خلافت احمدیہ (2)

بات ہے خلافت احمدیہ کی، بات ہے حقیقی اسلام کے آئینہ کی، بات ہے اس رحمت وشفقت کی جو اپنے پروردگار کی تلاش میں بھٹکتی ہوئی قوم پر بارش کی طرح نازل ہوتی ہے، بات ہے اس نور نبوت کے پرتو کی جو چلچلاتی ہوئی دھوپ میں تسکین سے لبریز ہے اور یہ سب کچھ دو الفاظ کا مجموعہ ہے وہ دو لفظ ہیں خلافت احمدیہ

اے محبان خلافت احمدیہ! آج سے پندرہ صدیاں قبل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خلافت کی خبر دی تھی، ہاں اس خلافت کی جس نے اولین کو آخرین سے ملانا تھا اور جس نے یہ صدا بلند کرنا تھی، صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا ہم سب نے وہ آواز سنی، مہتاب نبوت، بدر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کر دیا کہ قدرت ثانیہ کا دیکھنا اس لئے ضروری ہے تا خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ دشمن کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر دے اور خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کر دے جو میرے بعد آئیگی۔ اور پھر اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ وہ نہیں آئے گی جب تک میں نہ جاؤں۔

حضرات! خلافت احمدیہ کی عملی تصویر یعنی خلافت احمدیہ کی بنیاد 1908ء میں اس وقت رکھی گئی جب شمع بجھ گئی، پروانے پراگندہ ہونے لگے، خوف کی کیفیت پیدا ہوگئی کہ اب کیا بنے گا؟ ایسے میں ایک صدا آئی کہ خدا تعالیٰ نے اپنے دیرینہ وعدہ کو پھر سے تازہ کیا اور نور الدینؓ کو قبائے خلافت پہنا کر مسند خلافت پر متمکن فرما دیا ہے تا تمام پروانوں کو یکجا کر کے خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کرے اور ساتھ ہی دشمن کی جھوٹی خوشیوں کو بھی پامال کر

انگلیاں بھی مقرر کو ادائے مطالب میں مدد دیتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

کے دکھادے۔ ہاں متاع عزیز ایک بار پھر بچالی گئی، تا توحید باری تعالیٰ اور قرآن کریم کی عظمت قائم رکھی جاسکے۔ جب یہ رہبر چلا تو اس کی معیت میں بلکتے ہوئے لوگ ایسے چپ ہو گئے جیسے کسی بلکتے ہوئے بھوکے بچے کے منہ میں پستان مادر دے دیا گیا ہو۔

پھر 1914ء میں اسی تسلسل میں حضرت مصلح موعودؓ کو کھڑا کیا گیا تو حضرت مصلح موعودؓ کے خداداد رعب سے ہم نے احراری فتنہ اور 1953ء کے ہنگامے کافور ہوتے دیکھے۔ جب یہ رہبر چلا تو دین کے پروانوں نے ناصر دین کا یہ کہہ کر استقبال کیا:

آنے والے تیری راہوں میں بچھاؤں آنکھیں

جانے والے تیرے قدموں سے لپٹ کر روؤں

پھر 1974ء کے فسادات ناصر دین کی طلسمانہ مسکراہٹ نے اپنی نازک ٹھوکروں سے اڑا کر رکھ دیئے۔ کہ ایک بار پھر شور اُٹھا۔

ثاقبؔ یہ کرم بھی کیا کم ہے ناصر جو لیا طاہر بخشا

ورنہ پروانے مر جاتے، سر ٹکرا کر دیواروں سے

خلافت احمدیہ نے ایک اور کروٹ لی۔ محبت کے سفر اور شجاعت کے اس پیکر عظیم کے پیچھے چلنے والی جماعت کی ترقی کی رفتار کئی چند ہو گئی پاکستان کے مُلّا تو یہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں اسی جماعت سے ڈر ہے، ادھر یورپ کے ایوان برملا پکار اٹھے کہ یہی ایک جماعت ہے جو مستقبل میں ہماری رہنما بننے کی اہلیت اپنے اندر رکھتی ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ تو نوید رحمت ہے۔

جناب صدر! جماعت احمدیہ کو خلافت کے زیر سایہ ہم نے پھلتے پھولتے دیکھا، پروان چڑھتے دیکھا۔ 1934ء کا احراری غلغلہ ہو یا 1953ء کا ملکی بائیکاٹ، 1974ء کے سنگین حالات ہوں یا پھر 1984ء کا بہیمانہ، غیر انسانی اور غیر آئینی صدارتی

کسی شے پر بحث کرنے سے قبل اس سے کماحقہ واقفیت ضروری ہے۔

Scanned by CamScanner

آرڈیننس ، چک سکندر کا نام ذہن میں گونجے یا ننکانہ صاحب کے شہداء کی روحیں پکار رہی ہوں یہ خلافت احمدیہ ہی ہے جو ہر مرتبہ خوف کی حالت کو امن میں تبدیلی کرتی چلی جاتی ہے اور یہ خلافت کا ہی نور ہے جو ہر دفعہ دشمن کی جھوٹی خوشیوں کا اندھیرا جماعت کے سروں سے دور بھگاتا ہے۔

اور معزز حاضرین! 19 / اپریل 2003ء کو جو قیامت ہم پر گزری اس سے کون نہیں واقف؟ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اس نوید کو پورا ہوتے ہوئے کس آنکھ نے نہیں دیکھا جو آپ نے سنائی تھی کہ اب خلافت احمدیہ بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ اب آئندہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ درپیش نہیں ہوگا اور ہم نے ایک مرتبہ پھر یہ نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ آسمان پھر سے پکارا

اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْر اِنِی مَعَکَ یَا مَسْرُوْر

اور ہماری خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوگئی ایک سکینت آسمان سے نازل ہوئی اور دلوں پر چھاگئی۔

پس اے شمع خلافت کے پروانو! تمہیں نوید ہو کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دائمی میوے کا آسمان سے بندوبست فرمایا ہے۔ اس درخت کے شیریں پھل ہر اس مومن کے لئے مقدر کر دیئے گئے ہیں جو اطاعت و فرمانبرداری کا جوا اپنی گردن پر پوری بشاشت قلبی کے ساتھ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ردائے خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے اور ہمیشہ اطاعت گزار بنائے رکھے۔ آمین

مقرر جب اعضاء سے کام لیتا ہے تو اس کی تقریر کا اثر دوبالا ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner